SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, July 16, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

والدین صبرو ابتغاء وجه ربهم و اقامو االصلوا ة وانفقوا مما

رزقنهم سرا و علانية و يدرء ون با لحسنة السينة اولىک لهم

عقبی الدار ه جنت عدن يد خلونها ومن صلح من ابائهم و

ازواجهم وذريتهم والملىكة يدخلون عليهم من كل باب- سلم

عليكم بما صبر تم فنعم عقبے الدار- والذين ينقضون عهد الله

من بعد ميثاقه و يقطعون ما امرا الله به ان يوصل و يفسدون

في الارض ولىک لهم اللعنة ولهم سوء الدار- الله يبسط الرزق

لمن يشاء و يقدر ط وفرحو ا بالحيوة الدنيا - وما الحيو ة

الدنيا في الاخرة الا متاع -

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, July 16, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین صبرو ابتغاء وجه ربهم و اقامو االصلوا ة وانفقوا مما
رزقنهم سرا و علانية و يدرء ون با لحسنة السينة اولىک لهم
عقبى الدار ں جنت عدن يد خلونها ومن صلح من ابائهم و
ازواجهم وذريتهم والملئكة يدخلون عليهم من كل باب۔ سلم
عليكم بما صبر تم فنعم عقبے الدار۔ والذين ينقضون عهد الله
من بعد ميثاقه و يقطعون ما امرا الله به ان يوصل و يفسدون
فى الارض ولىک لهم اللعنة ولهم سوء الدار۔ الله يبسط الرزق
لمن يشاء و يقدر ط وفرحو ا بالحيوة الدنيا ۔ وما الحيو ة
الدنيا فى الاخرة الا متاع ۔

ترجمہ، اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا جوئی کی خاطر اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کرکے کشیدگی دور کرتے ہیں انہی کے لئے پچھلا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود داخل ہوں گے اور جو حسب ضابطہ حق پر ہوں گے۔ ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں سے اور ملائکہ ہر دروازے سے ان کے استقبال کو آئیں گے (یہ کہتے) سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلا تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا اور رہے وہ دوسرے جو اللہ کا عہد اسے پکا کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور وہ مشروع رابطے وہ کاٹتے ہیں جنہیں برقرار رکھنے کا اللہ نے حکم دیا تھا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے اور منکر ضابطہ (کافر) دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے اور دنیا کی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابل نہیں۔ مگر بے مقدار گزارا ہے

POINT OF ORDER

جناب چیئرمین۔ جی [illegible] سید اشتیاق اظہر

سید اشتیاق اظہر [illegible] جناب چیئرمین مجھے [illegible] افسوس کے ساتھ آپ کو [illegible] کے ذریعے اس ایوان کو یہ اطلاع دینی ہے [illegible] دماغی [illegible] میں [illegible] صبح سے [illegible] [illegible] میری [illegible] اور کھڑکیاں [illegible] اور [illegible] 2 سالہ بھانجے حسن عسکری [illegible] میں اس سلسلے میں [illegible] ذاتی وضاحت کے نکتے پر کھڑا ہوا ہوں اور مجھے [illegible] کوئی شکایت نہیں [illegible] بڑے افسوس کی بات ہے [illegible] اس لڑکے کے دادا [illegible] [illegible] مولانا رشید [illegible] گنگوہی سے ہوئی تھی [illegible] تبلیغی جماعت کے [illegible] مولانا الیاس صاحب کے مرشد مولانا خلیل احمد [illegible] اس بچے کے دادا کے ہونے تھے [illegible] مولانا گنگوہی [illegible] ایک [illegible] مقتدر [illegible] جانے جاتے تھے ان تمام خصوصی [illegible] تاریخی خاندانی پس منظر کے باوجود اس کا قصور صرف یہ ہے [illegible] کل [illegible] کبھی [illegible] میں پڑھائی سے [illegible] دی [illegible]

ہیں کبھی ہولی کلینک میں جو ڈاکٹر ہیں علاج کرتا ہے اس کو دھمکیاں دی جاتی ہیں اور کبھی میرے ذاتی کو گرفتار کیا جاتا ہے تو یہ ساری صورت حال ایسی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کا ادھر کا کوئی رکن ہو یا ادھر کا وہ اس قسم کی اشتعال انگیزیوں کو اور black mailings کو پسند نہیں کرے گا اور اس کی مذمت کرے گا۔ میں اس ذاتی نکتے پر کھڑے ہو کر صرف انہیں جذبات کا ذاتی وجوہ کی بنا پر اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی کے رحم کی بھیک نہیں مانگنا چاہتا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ میاں رضا ربانی۔

میاں رضا ربانی۔ جناب! نہایت ادب کے ساتھ سینیٹر اشتیاق اظہر صاحب سے میں یہ گزارش آپ کے ذریعے کرنا چاہتا ہوں کہ جو گرفتاری ہوئی ہے وہ اس بنیاد پر نہیں ہوئی اور وہ ان کے رشتے دار تھے یا ان کے ساتھ ان کا کوئی تعلق تھا۔ صبح میں نے جب یہ خبر اخبار میں پڑھی تو میں نے anticipate کیا کہ یہ مسئلہ غالباً اٹھایا جائے گا تو جو میری بات ہوم ڈیپارٹمنٹ سندھ سے ہوئی ہے وہاں سے یہ بات میرے علم میں آئی ہے کہ دو دن پہلے غالباً کچھ لڑکے گرفتار کئے گئے تھے اور ان کے terrorist point out کرنے پر یہ لڑکا arrest کیا گیا ہے اور اس کا اشتیاق اظہر صاحب کی victimization یا اشتیاق اظہر کے ساتھ ان کی relationship کا تعلق جو ہے وہ بالکل نہیں ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ leave applications۔ ذوالفقار علی جاموٹ صاحب ملک سے باہر ہیں اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ سید محمد فضل آغا صاحب نے ناگزیر وجوہ کی بنا پر مورخہ ۱۳ جولائی سے ۔۔ انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مخدوم خلیق الزمان صاحب پہلے سے طے شدہ مصروفیات کی وجہ

سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے گزشتہ مکمل اجلاس میں رخصت کی درخواست کی ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

POINT OF ORDER

Mr. Chairman: Now we come to privilege motions. Abdul Rahim Mandokhail on a point of order

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین آج کل مالاکنڈ ڈویژن میں بھی حالات بڑے بحرانی ہیں اور اس میں آپ کو علم ہے کہ آپریشن بھی ہوتے ہیں اور عوام کی طرف سے احتجاج بھی ہوا ہے ۔ اس ماحول میں آٹھ جولائی کو جناب آفتاب شیرپاؤ صاحب ایک جلسے کے لئے سوات گئے اور اس میں سمٹ بھمب ایک گاؤں ہے جس میں لوگوں نے ان کے لئے welcome کے بینرز نہیں لگائے اور اس کی سزا میں victimization کے طور پر اس تمام گاؤں کا پانی روک دیا گیا ہے 8 جولائی سے آج تک اور آج 16 جولائی ہے۔ یعنی ہمارے گورنمنٹ کے دوست اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ اس حالت میں وہ victimization بھی کرتے ہیں اور اپنے مخالف لوگوں کو ہراساں کرتے ہیں ۔ ہاں گاؤں نے صرف ان کے جلسے میں شمولیت نہیں کی۔ لیکن اس کا یہ انجام کہ باقاعدہ پانی بند ہو ہم سنتے ہیں ہمیں مذہبی طور پر یہ بھی علم ہے کہ کربلا میں پانی بند کیا گیا تھا جو بہت بڑا ظلم تھا اور اس ظلم کے خلاف احتجاج مسلمان آج بھی کرتے ہیں ۔ ہماری زندگی میں یہ رچ بس گیا ہے اور ابھی اس حالت میں آج جب ہم کہتے ہیں human rights کا دور ہے، جمہوریت کا دور ہے اور آج لوگوں کا پانی بند ہے۔ میں جناب والا human rights کے حوالے سے بھی اور چونکہ اس ایریا میں مالاکنڈ ڈویژن میں آج کل سول آرمڈ فورسز جو Federal related Forces ہیں ان کے اس میں ملوث ہونے کے حوالے سے یعنی لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ایسے حالات گورنمنٹ کو پیدا نہیں کرنے چاہئیں اور وہاں جو ان کے منسٹر صاحب ہیں جب لوگ وہاں گئے تو واضح طور پر گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن نے بتایا کہ دوست محمد خان جو پی پی کے وہاں کے صدر بھی ہیں اور وزیر سیاحت بھی ہیں انہوں نے

۔ ہ ت ں ہے کہ بیسا کیا جانے ۔ تو مجھے آپ کے ذریعے اور اس سینٹ کے ہاؤس کے ذریعے جناب ... گورنمنٹ سے یہ استدعا کرنی تھی کہ وہ اسے ختم کرے ۔

Mr Chairman Would you like to respond to this? Minister Sahib

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar If the honourable Senator gives me the detail of this on humanitarian grounds, I would immediately check up and get the answer for the House. So if he can give me the name of the village and the detail of it I would just obtain the data

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب وہ آپ دے دیں۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب آپ کیا فرماتے ہیں؟

PRIVILEGE MOTION RE: ARREST OF A DRIVER OF A SENATOR

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ اشتیاق اظہر صاحب کے ڈرائیور کے سلسلے میں ۔

جناب چیئرمین۔ جی وہی ہم لے رہے ہیں' I am taking it up. We are taking up اشتیاق اظہر صاحب کا نمبر 7 ' regarding the disappearance of the that privilege motion driver آپ نے (وزیر داخلہ صاحب) اس پر کچھ کہنا تھا۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, there has been a little misunderstanding because the privilege motion really said,

"اغوا کیا گیا ہے ".

So, when we asked the Police they said that there was a full guard in the Senator's premises So, there was no case of abduction as such but undoubtedly he is aware. I was aware because he discussed with me previously, he is under

detention with the other and [illegible] kidnapped [illegible] because that was not possible and that is where possibly the misunderstanding arose.

Mr. Chairman: No but his assertion is that the driver was attached to him, no allegations have been made except general allegation and what he is saying is that he has been taken away and put under detention just to put pressure on him.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No Sir, I think that is not the fact but I will give the statement of the driver and I will place it before the House as to what all he talked about.

Mr. Chairman: But anyhow, I think, in the circumstances of this case it would be appropriate to let the Privielges Committee examine this question.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Good enough, Sir.

Mr. Chairman: There are two aspects one.

کہ بھئی جس طرح یہ فرما رہے ہیں کہ ان کا اپنا ڈرائیور ہے اور اس کو حراست میں رکھا گیا ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: He is government's driver.

جناب چیئرمین۔ جی ہاں گورنمنٹ کا ڈرائیور ہے۔

But attached to him, but no allegations have been made, nothing so far has come up that he has said something which amounts to a criminal offence, then the proper thing could be to proceed against him in a court of law.

جو آپ نے کیا ہوا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ کوئی بات نہیں ہے اس کے خلاف detain

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ نہیں جی

Sir the point is that there are so many loose ends that are being tied because there are a lot of inter-connected people. So till such time as their statements under 164 CRPC are rec[illegible] that has now being done. So when the entire thing is tied up the Challan will be put in. But since there are no other ways, therefore, they are detained under the MPO. But if you refer it to the Committee, I have no objection.

Mr. Chairman: So in the light of the statement of the honourable Senator and the statement of the Minister

[illegible] آفتاب شیخ صاحب آپ کیا کہہ رہے ہیں

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my submission is that this is not the point in issue. That is the point Mr. Chairman, you are considering with reference to the merits of the motion whether the motion is maintainable or not, that is not the point. The point is that last time when this motion was read by Senator Ishtiaq Azhar, there was a statement from the Minister that they had not known much about that man, that is also a matter of

جناب چیئرمین۔ یہ بھی Privileges Committee examine کرے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری عرض [illegible] ب سوال یہ ہے کہ ایک طرف تو یہ [illegible]
Privileges Committee یہ ٹھیک ہے کہ اب whether this motion is maintainable or not
[illegible] کو بھیجیں لیکن

The question is that [illegible] from the Minister that we have not arrested him. That is [illegible]

Mr Chairman: So [illegible] by the Committee.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری عرض یہ ہے کہ

We have filed four documents we have [illegible] documents we have supplied these four documents to the other side. The order of MPO, the grounds in support thereof, and two applications on behalf of the wife seeking interview from jail authorities to meet her husband. In favour of all these documents the denial came that we have not arrested, we do not know the man. There is aquestion of referring this matter Sir.

جناب چیئرمین ۔ وہ question بھی تو privilege کا بنتا ہے۔ اگر آپ کی یہ بات statement was made which was incorrect and against the record بھی لی جائے prima facie تو وہ معاملہ بھی تو کمیٹی کے پاس ہی جائے گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس کا کوئی privilege motion آپ کے پاس ہے ہی نہیں thatMinister has mis-stated the fact

جناب چیئرمین۔ یہ privilege motion جو ہے اس کو refer کرتا ہوں let the Committee examine this question also as to the what is the effect of the statement

Mr Aftab Ahmed Sheikh That's it

Mr Chairman OK So referred to the Privileges Committee

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بہت سی [illegible] اس سے پہلے تین privilege motion ایک ایسی موشن ہوتی ہے جو بہت ہی [illegible] ہوتی ہے۔ جب کسی ممبر کا یا ہاؤس کا privilege breach ہوتا ہے تو یہ اس کے متعلق move کی جاتی ہے لیکن یہاں ایک routine بن گیا ہے اور [illegible] میرا خیال ہے کہ [illegible] کرتی ہے کہ کوئی موشن بھی آئے وہ بے شک welcome Privileges Committee کو چلی جائے اور Privilege Committee کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ [illegible]

جس وقت سے میں اس ہاؤس میں آیا ہوں، آج تک کسی بھی privilege motion کی کوئی رپورٹ اس ہاؤس میں نہیں آئی ہے اور discuss نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ reports آئی ہیں لیکن discuss نہیں ہوئی ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ٹھیک ہے۔ تو میں جناب والا! عرض کروں گا کہ ابھی اس کمیٹی کے چیئرمین صاحب کا بھی انتخاب ہونا ہے، اس طرح سے تو کسی بھی breach of privilege motion کو cold storage میں پھینکنے والی بات ہے۔ اس لئے اس کے متعلق مناسب یہ ہو گا کہ اس کے بارے میں کوئی time limit مقرر فرمائیں جس کے اندر اندر یہ رپورٹ آ جائے۔ کیونکہ اگر time مقرر نہ کیا گیا تو جب تک یہ رپورٹ آئے گی، اس وقت اس معاملے کی یا کسی اور معاملے کی افادیت ہی ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے صحیح فرمایا ہے۔ لیکن دقت یہ ہے کہ ابھی تک اس کمیٹی کے چیئرمین کا الیکشن نہیں ہوا ہے۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ اس سے تاخیر ہوگی۔ I would of course suggest کہ یہ الیکشن جلدی ہو جائیں تو normally one expects a report of the Committees to be back in the House within 30 days. I think that is what the rules provide. Is that correct Raza Rabbani Sahib? You see normally the report should be in the House within 30 days and also I think there is certain responsibility on the members of the Committee. If a meeting is not held for example but requisition is made for meeting of the Committee concerned and have the matter discussed and also as regard discussion, I think any member can move a motion in appropriate form according to the rules for discussion of that report in the House.

اس کا طریقہ کار تو ہے۔ فی الحال تو پوزیشن یہ ہے کہ الیکشن رکا ہوا ہے۔ اس لئے میرا یہ کہنا کہ وقت مقرر ہو، مناسب نہیں ہو گا۔ تاہم الیکشن ہو جائے اور میرا خیال ہے کہ جو normal procedure ہے، اسے follow کرنا چاہئیے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ یہ چوتھا

نیشن آ گیا ہے۔ میں نے ایک privilege motion دیا ہوا ہے۔ اگر کوئی عام مسئلہ ہو تو بے شک بیت بھی ہو جائے لیکن یہ ایسا مسئلہ ہے کہ بنی افغان کے جو لوگ ہیں ۔۔

جناب چیئرمین۔ وہ آیا ہوا ہے۔ اب وہ اگلے کچھ دنوں میں ایجنڈے پر آ رہا ہے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی ۔ وہ ابھی تک نہیں آیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ آ جائے گا۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی ۔ وہ جب آتے ہیں تو ان کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ میں نے اسے آج ہی دیکھا ہے۔ وہ اگلے دو چار دنوں میں آ جائے گا۔

ii) RE: ALLEGED ABSENCE FROM THE MEETING OF THE STANDING COMMITTEES

Next is privilege motion by Hafiz Hussain Ahmed Sahib, Ajmal Khattak Sahib, Ishtiaq Azhar Sahib, Pir Israr Hussain Shah Sahib and Aftab Sheikh Sahib on the absence of the Federal Minister and Secretary Information from six consecutive meetings of the Senate Standing Committee on Information and Broadcasting.

حافظ حسین احمد ۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے ۔ اجمل خان خٹک صاحب ۔ یہ آپ پڑھتے ہیں ۔ وزیر صاحب یہاں بھی غیر حاضر ہیں تو وہاں کیا حاضر ہوں گے۔ کدھر ہیں منسٹر صاحب؟

Mian Raza Rabbani: Sometimes early this morning that this privilege motion would be taken up, therefore, ...

Mr. Chairman: Therefore, you went away to Lahore.

Mian Raza Rabbani: Sir, I already had meeting.

جناب چیئرمین : آپ بھی جواز بن گیا ہے کہ جونہی ان کو پتہ چلا گیا تھا لہذا

وہ لاہور چلے گئے ہیں۔ جی جناب اجمل خٹک صاحب پڑھیں جی ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔۔جناب چیئرمین! وزارت اطلاعات سے متعلق سینٹ کی مجلس قائمہ کے مسلسل چند اجلاسوں میں وزیر اطلاعات اور سیکریٹری اطلاعات کی عدم شرکت سے پارلیمنٹری سسٹم کے قائم اداروں کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اراکین ایوان بالا دور دراز علاقوں سے اجلاس میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔ مگر وزیر موصوف اور سیکریٹری موجود نہیں ہوتے۔ اس لئے ایجنڈے پر غور ممکن نہیں ہوتا۔ اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ مہربانی ۔ Next is جناب اشتیاق اظہر صاحب آپ بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

سید اشتیاق اظہر۔جی ہاں میں اس کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔اسرارحسین شاہ صاحب ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ اور مزید یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر کی موجودگی سے جو مسائل ہوں گے کمیٹی میں ان کو سننے، حل کرنے، رائے دینے اور معاملات فہمی میں بڑی مدد ملتی ہے۔ چھ میٹنگز ہو چکی ہیں۔ نہ سیکریٹری کا اور نہ ہی منسٹر کا کچھ پتہ ہے اور کمیٹی کا اجلاس ایڈجرن ہو رہا ہے۔ اس last meeting میں جس میں میں موجود تھا ایجنڈے کے الف سے بے کرکے غالباً first five items or first six items then adjourned because of the absence of the Secretary Information and because of the absence of the Minister. You know, Mr Chairman when the meeting of the committee is called and the intimation is issued to persons they come from Quetta and other far off places spending money and time, and gather here. They gather here not for the purpose of getting adjournment as the meeting is adjourned because of the absence of the Minister and Secretary Communications. The second information is Sir, that no meeting is fixed by the Chairman of the concerned Committee unless he ties up the dates with the

Minister and with the Secretrary.

جناب چیئرمین-ہاں یہ requirement rules کی بھی ہے -

جناب آفتاب احمد شیخ-میری عرض یہ ہے جناب والا ، میں صرف دو منٹ لوں گا کہ

when the Chairman concerned, Secretary, Deputy Secretary they all tie up after seeking the concurrence of the man he says yes. I will be available on such and such date and you fix the date of the meeting . so then after this concurrence the meeting is kept and everybody is informed. everybody is told that the meeting is fixed , the Minister has consented. he will come on this date Now, again if he does not come and all the 5 or 6 items ranging from 1 to 6 are adjourned

اور آخری آئیٹم کونسا بچا ہے سر - آخری آئیٹم وہ بچا کہ anyother item with the permission of the Chair. جو آخری ہوا - کسی ایک بھی آئیٹم پہ discussion نہیں ہوئی- سارے سینیٹرز جو باہر سے آئے تھے بیچارے ان سب کے وقت کی بربادی ہوئی- پیسے کی بربادی ہوئی - اور ظاہر ہے کہ کسی مسئلے پر کوئی گفتگو نہیں ہو سکی بڑے burning questions تھے - تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سب کے privilege کا مسئلہ ہے- یہ انداز وزراء کا بالکل غلط ہے - اول تو تاریخ ہی نہ رکھتے- کون مجبور کر سکتا ہے کہ تاریخ آپ دیں -

let them say we are not available Mr. Chairman, let the Minister say that he would be busy in winning the election there. Let him be busy there

اس کے بعد let the Minsiter say that ہم شام غریباں منائیں گے اس کے بعد ' ہارنے کے بعد ' نہیں آسکتے - سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ تاریخ دیں اور تاریخ دے کر نہ آئیں یہ تو بڑی زیادتی کی بات ہے - اسلئے جناب چیئرمین میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا privilege breach ہوا ہے - اور اس پر خاطرخواہ قانون اور رول کے مطابق کارروائی ہونی چاہئیے -

جناب چیئرمین- شکریہ جی اشتیاق اظہر صاحب-

سید اشتیاق اظہر: اس سے پہلی والی میٹنگ کی میں نے ۲۹ تاریخ رکھی تھی پھر یہ کہا گیا کہ منسٹر صاحب available نہیں ہوں گے۔ 30 کو کر لیجئے ہم نے 30 کو میٹنگ رکھ لی۔ حافظ حسین احمد صاحب کو بڑی دقت ہوئی وہ وہاں سے آئے اور بیٹھے رہے اور ایک اور میٹنگ تھی اور وہ اس وجہ سے شریک نہیں ہو سکے۔ اس کے باوجود 30 تاریخ کو جب میٹنگ ہوئی تو وزیر صاحب اور سیکرٹری صاحب دونوں موجود نہیں تھے۔

جناب چیئرمین: جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Thank you, Sir. Sir, at the out set I would personally appologize for this, but I would like to state certain facts and if they are acceptable to the honourable member. Sir, I will start with the last meeting first and then I will work my way backwards. Sir, as far as the last meeting is concerned which was held on the 6th of July, 1995. In that respect, the Minister was not in the city and he was in his constituency at that time and he had written a letter to the honourable Chairman of the Standing Committee, I have a copy of that letter on the 2nd of July, 1995, where he had said that he would not be able to attend and, if possible, the meeting may be postponed and a new date may be fixed in the 3rd week of July,1995. Then Sir, the Secretary on that very day of the meeting, that is, the 6th of July, could not unfortunately attend and as I said in the first instance we regret the inconvenience to the honourable Senators. But the Secretary could not attend the said meeting, Sir, for the simple fact that he was accompanying the Prime Minister in her official entourage as he was away to Malysia. The reason why the Secretary could not intimate the Committee in time was for the simple fact that he got intimation of being included in the entourage on the 5th of July himself. Sir. There are three other instances on my record: the first one is of a meeting on the 11th of January, in that the said Minister was again out of station because his

daughter was getting married in Lahore and therefore, he could not attend it. Sir The second incident is of a meeting on the 30th of March, which again the Minister could not attend because he was away on an official visit prior to the visit of the Prime Minister to the United States of America. And then, Sir, there is the meeting of the 30th of May, which has just now been mentioned by the honourable Chairman of the Standing Committee. In that meeting, Sir, if I recall correctly the position was that 29 was perhaps a Monday and being a Monday that was the day when the Cabinet was to meet and therefore, he could not attend the meeting on that day and asked for it to be postponed to the next day and it was done so and then he could not attend that meeting for the simple fact that as you would recall that the budget was at that time in process and a meeting for the Annual Development Plan to discuss that had been called by the Prime Minister on an emergent basis and therefore, the Minister and the Secretary were unable to attend that meeting, Sir. Therefore, these are the circumstances in which the four instances in which the Minister had been unable to attend and as I said that the inconvenience that has been caused to the Senators is regretted and I would like, once again to reiterate and reassure on behalf of the Government that we attach a great deal of importance to the Standing Committees whether they be in the National Assembly or the Senate and we believe that for any democratic or Parliamentary form of system to function in its true essence the Committee system has to be strengthened. But these were some of the personal and official constraints that prevented the Minister and I would like to assure the House through you that this would not be repeated in future.

Mr. Chairman: From what you have indicated, for example the marriage of the daughter of the Minister, this must have been fixed far in

advance . The visit to America , this must have been planned far in advance No meeting of the Committee is fixed except with the concurrence of the Ministry concerned. If, let us say, for some reason, on a particular date or time the Minister is unable to attend, the Secretary has a duty to attend. He also did not have the same obligations. Now even today I find that although, all of you have adjournment motions, questions etc. I don't see senior officials of the Government sitting here. It is used to be a practice, and I think it is a good practice that the people, who are to assist you in these matters, they should be available. It is not free time for them that when you are sitting as Ministers, they should be just not taking the proceedings of the House seriously. So, I will pend this matter until we hear the Minister himself on this question, but I think this needs to be taken more seriously. It affects the functioning of our democratic constitutional system and the committee system is a very important part of the whole system. So, we can't go things in such a light hearted manner. The officials are not taking the proceedings seriously. Six meetings have gone by and neither the Minister , nor the Secretary attends. I thinks, it is unpardonable. So, we will pend this matter until the Minister comes and let us have his version. And I think, on your level and on Interior Minister's level, direct your officers, they should be here. For example, I don't see any senior official of the Ministry of Information here today. The matter is under discussion, there is no body here. They should be here.

They should be listening to all this. This اب جو میں کہہ رہا ہوں کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہاؤس میں کیا ہو رہا ہے is the whole idea. They should be listening to all this--

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں ایک پرانی بات کر رہا ہوں ۔ میں مغربی پاکستان اسمبلی اور قومی اسمبلی آف پاکستان کی پرانی بات کر رہا ہوں کہ جب کبھی کسی وزیر صاحب

کی کوئی تحریک التواء ہوتی تھی تو وزیر دورہ منسوخ کرتا تھا لیکن ہاؤس میں موجود ہوتا تھا ۔ اسی طرح جب بھی کوئی تحریک استحقاق یا تحریک التواء ہوتی تھی تو سیکریٹری صاحب خود بیٹھے ہوتے تھے so much so کہ بعض اوقات Chief Secretary آ کر وہاں بیٹھتے تھے ---

جناب چیئرمین۔ مثلاً" اب مندوخیل صاحب نے بات کی ہے

regarding something in Malakand. The Interior Minister Sahib said that he will look into it. But his officials should have been here. So that they note it immediately. He can't be expected to keep everything in his mind all the time. They should note it and bring it up to the Minister

کہ یہ بات ہے ۔This is how the Government functions.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا' قومی اسمبلی کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن سینٹ کو تو بڑا lightly لیا جاتا ہے کہ سمجھا یہ جاتا ہے کہ سینٹ میں کوئی سیکریٹری آئے' نہ آئے' کوئی نمائندہ آئے' نہ آئے' منسٹر صاحب بھی اس بات کے متعلق زور نہیں دیتے کہ تم آؤ اور ہمیں brief کرو۔ اس کا serious notice لیا جانا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد خان گچکی ۔ جناب والا' پریس گیلری کی طرف دیکھیں تو صحافی صاحبان walk out کر گئے ہیں ۔ میرے خیال میں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ کل ایک صحافی کو اغواء کیا گیا تھا اور اس کو دوسرے دن کسی اور جگہ پر پھینکا گیا ۔ میرا اندازہ ہے کہ اسی لیے انہوں نے walk out کیا ہے ۔ میری گزارش ہے کہ ان کو منا کر لایا جائے۔

جناب چیئرمین۔ ذرا پتہ کریں۔ جی راجہ صاحب۔

• **راجہ محمد ظفرالحق۔** PPI کے correspondent کو کل رات اغوا کر لیا گیا اور بعض لوگوں نے اس پر تشدد کیا ایک مکان میں لے گئے وہاں پر تشدد کیا گیا ۔ اس کے سر اور جسم کے باقی حصوں پر زخم آئے ہوئے ہیں ۔ Then he was taken to a desolate place بے ہوشی کے عالم میں وہاں اس کو پھینک دیا گیا ۔ صبح جب لوگ وہاں سے گزرے تو وہ اس کو اٹھا کر لائے۔

جناب چیئرمین۔ کون اٹھا کر لے گئے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ تین آدمی تھے وہ اس کو اٹھا کر لے گئے۔ Whether they were from some government agency یا کسی ایجنسی کے کیونکہ یہ پی پی آئی کا ہے۔ اس کی بناء پر انہوں نے ایسا کیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس صحافی کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: They should have made a report to us before they walked out. We are answerable, then we would have an answer for all this. Two of them were sitting with me for half an hour before coming into the session because I have been here since the morning. It would have been appropriate if one of them had come and said that so and so has happened. Then you would all have an answere to it.

جناب چیئرمین۔خورشید صاحب کو جانا پڑ رہا ہے اس لیے ان کی تحاریک التواء آج take up نہیں ہوں گی۔ شہزاد گل صاحب۔ alleged misuse of the Afghan transit trade.

ADJOURNMENT MOTIONS

Re: Alleged misure of the Afghan Transit trade

Mr. Shehzad Gul: I beg to move a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a definite matter of misuse of public importance and of recent occurrence, i.e., the misuse of Afghan transit trade by different traders causing the worst effects on Pakistan trade and economy and now a counter threat by Afghan transit traders to launch protest campaign against Pakistan, if this trade is denied or any, sort of hurdles are created by the customs authorities, as reported in the daily "FRONTIER POST" date 02.02.1995 and the daily "THE NEWS" date 05.02.1995, has created an alarming situation

with a wave of resentment in the minds of the people at large."

Mr. Chairman: Is it being opposed

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Opposed.

جناب چیئرمین۔ opposed' جی فرمائیے شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے تو یہ Afghan TransitTrade جو ہے یہ تو انگریزوں کے وقت سے افغانستان کے ساتھ ہندوستان کے راستے سے ہوتی تھی اور آزادی کے بعد یہ تجارت پاکستان کے راستے سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اور پھر وقتاً فوقتاً اس معاہدے کی تجدید پاکستان کی حکومتوں نے افغانستان کے ساتھ کی ہے۔ اب فروری میں کراچی کی بندگارہ پر افغانستان کے سامان کو روک لیا اور کہا ہے کہ customs duty ادا کرو اور اگر customs duty ادا نہیں کرتے تو یہ مال جو ہے یہ tansit trade کے طور پر افغانستان نہیں جا سکے گا۔ جناب والا' پھر بعد میں ایسی بات آئی کہ افغانستان کی حکومت سے کہا گیا بعض اشیاء کی نشاندہی کی گئی کہ ائیرکنڈیشنر' فریج اور اس قسم کی بہت سی چیزیں۔ انتیس تیس اشیاء کی فہرست دی گئی کہ یہ چیزیں آپ افغانستان import نہیں کر سکتے پاکستان کے راستے۔ تو یہ بھی ایک ایسا مسئلہ بن گیا کہ پاکستان کی گورنمنٹ آزاد مملکت افغانستان کو dictate کر رہی ہے کہ آپ پاکستان کے راستے یہ یہ چیزیں import نہیں کر سکیں گے اور یہ یہ چیزیں import کرسکیں گے ۔ بین الاقوامی معاہدے موجود ہیں ان معاہدوں کی موجودگی میں کسی صورت بھی یعنی پاکستان کی حکومت کو یہ زیب نہیں دیتا اور نہ یہ ان کو حق پہنچتا ہے کہ وہ Afghan Transit Trade کو رکوائیں یا اس میں hurdles ڈالیں۔ اس کے جواب میں افغان حکومت نے کہا کہ اگر یہ بات چلتی ہے اگر ہماری Transit Trade بند ہوتی ہے تو ہم بھی افغانستان سے جو مال پاکستان آتا ہے اس میں رکاوٹ ڈالیں گے اور ایسی بہت سی چیزیں ہیں کہ جو آپس میں افغانستان سے پاکستان آتی ہیں قبائلی علاقے کے راستے اور یہاں سے جاتی ہیں اور یہ مسئلہ ایسا پیچیدہ اور سنگین بن گیا ۔۔ اگرچہ یہ فروری کا واقعہ ہے اور فروری میں یہ Adjournment Motion دی گئی تھی اس وقت اس مسئلے کے ذریعے یعنی جب یہ مسئلہ سامنے آیا تو اس پہ بہت cry ہوئی لیکن اب وقت گزرنے کے ساتھ پھر بھی اس کی اہمیت ختم نہیں ہوئی ابھی

تک یہ مسئلہ اسی طرح pending پڑا ہے اور میں جاننا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت نے اس کے بعد Transit Trade کے معاملے میں افغان حکومت کے ساتھ کوئی تصفیہ کیا ہے یا کوئی تصفیہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ اگر نہیں ہوا ہے تو کیوں نہیں ہوا ہے؟ یا اس کے متعلق حکومت کی کیا تجاویز ہیں (Transit Trade کو جاری رکھنے کے لئے)۔ افغانستان اور پاکستان دونوں کے مابین اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے اس ٹریڈ کے متعلق حکومت کی کیا پالیسی ہے؟ عوام کے ذہنوں میں جو شکوک و شبہات خصوصاً ہمارے قبائلی علاقے میں ہیں۔ اس کے متعلق حکومت اپنی پالیسی واضح کرے کہ وہ کیا کر رہی ہے؟ یا اس نے ابھی تک کیا کیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا' یہ واقعہ' یہ ایک بہت حساس مسئلہ ہے یہ ۱۹۶۵ء میں Afghan Transit Trade Agreement ہوا اور جیسے بین الاقوامی سطح پر جو land locked countries ہیں---

جناب شہزاد گل۔ سر' وزیر داخلہ صاحب جن کا تعلق ہے اس بات سے وہ موجود ہیں----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں ان کا بھی تعلق نہیں ہے----

جناب شہزاد گل۔ یہ Interior Minister صاحب بیٹھے ہیں اور Finance Minister صاحب بیٹھے ہیں---

جناب چیئرمین۔ بہرحال ان کو brief کیا ہوا ہے---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ سارے کوائف جو دینے ہیں میں نے---

(مداخلت)

I have prepared it three four times, it has been coming daily

تو بنیادی بات یہ ہے کہ یہ 1965ء میں باقاعدہ افغانستان سے افغان ٹریڈ ایگریمنٹ ہوا اور صورتحال یہ ہے کہ ایک دو چیزیں غور سے دیکھنے کی ہیں۔ ایک تو اس میں اگر ہمارے معزز رکن سینٹ نے پڑھا ہو تو اس میں ایک سیکشن 10 ہے اور اس میں باقاعدہ یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ سٹیٹ جس کے ذریعے یہ ٹریڈ ہو گی اور land locked country کی معیشت پر اگر کوئی چیز اثر انداز ہو گی تو وہ

سنیٹ مجاز ہو گی وہ measures لینے کے لئے جو اس کی اپنی معیشت کو بچانے کے لئے ہیں۔ اگر معزز رکن پڑھنا چاہیں تو اس میں آرٹیکل 10 میں باقاعدہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک اور چیز سمجھنے کی ہے تا کہ ہمیں یہ سمجھ آئے کہ یہ 1994، اور اس کے بعد through out ایسے رہا ہے کہ افغانستان نے اپنے لئے جو امپورٹس کی ہے' اچانک ہی اس میں بہت سے ایسے آئیٹم شامل ہو گئے ہیں جو وہاں پر ان کے نہ تو ان کے re-assembling پلانٹ ہیں' نہ الیکٹرک کرنٹ ہے اور ان کی اتنی زیادہ percentage امپورٹ ہوئی ہے کہ وہاں اب وہ اشیاء consume نہیں ہو سکتیں۔ مثال کے طور پر ریفریجریٹرز پر انہوں نے 10.88 فیصد امپورٹ بڑھا دی ہے' ائیرکنڈیشنرز میں 10.64 فیصد امپورٹ انہوں نے بڑھا دی ہے' ٹیلی ویژن and parts thereof 4.9 فیصد امپورٹ بڑھا دی ہے' بال بیئرنگ 1.61 فیصد' صابن اور شیمپو 1.27 فیصد' آٹو پارٹس 47 فیصد' ٹیکسٹائل فیبرکس 43 فیصد۔ اب بات سمجھنے کی یہ ہے وہاں پر بجلی کا آپ کو پتہ ہے ہمیں بھی پتہ ہے۔ فیکٹریوں کا بھی آپ کو پتہ ہے اور ان کو بھی پتہ ہے' شیمپو جو وہ استعمال کرتے ہیں آپ کو بھی پتہ ہے۔ میرے پاس ایک comparative chart ہے کہ پاکستان میں ان چیزوں کی consumption کی percentage as compared to Afghanistan کیا ہے؟ اب جو لوکل امپورٹ ہماری ہے اور ان کی صرف 1994، جولائی کی' وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں' وہ ملین میں ہے۔ یہ 71.53 اور 1446.75 اب increase کتنا ہوا ہے 1922.58 فیصد۔ اب ٹیلیویژن میں ہمارے ہاں جو امپورٹ اور پارٹس ہیں 83.45 اور 1106.24' percentage کتنی بڑھی ہے ان چیزوں پر جو انہوں نے منگوائی ہیں وہ 1225.63 فیصد ہے۔ اب صابن اور شیمپو ہمارے ہاں 14.86 فیصد اور 226.856 افغانستان نے منگوائے ہیں اور 1426.62 فیصد ان کی امپورٹس بڑھی ہے۔ وتجیٹیبل گھی 5.11 ہم نے منگوایا ہے اور 221.334 افغانستان نے منگوایا ہے۔ یہ 4231.39 فیصد بڑھی ہے۔ اب بائیسیکلز ہیں' الیکٹریکل گڈز ہیں' بیٹری سیلز ہیں' یعنی there is increase in each item قریباً 1000 فیصد سے زائد وہاں پر ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ اگر آپ تصور کریں کہ پاکستان میں ان context میں آبادی کے لحاظ سے' ضروریات کے لحاظ سے' بہتر ہے افغانستان سے وہاں جنگ جاری ہے' صورتحال اچھی نہیں ہے' معاشی حالات اچھے نہیں ہیں۔ تو اس لحاظ سے یہاں اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ٹریڈ جو وہ کر رہے ہیں یہ ان کی indigenous consumption کی بات نہیں ہے۔ اور یہ حقائق ماننے پڑیں گے۔ اگر معزز رکن یہ چارٹ لینا چاہیں تو میں ان کو مہیا کر دوں گا اور وہ خود realize

کریں گے۔ پچھلے دنوں یہاں پہ ایک مسئلہ کھڑا ہوا تھا کہ کرنسی پیپر in this context وہ منگوا رہے تھے اور پھر ائیرپورٹ پر ہمیں confiscate کرنا پڑا۔ وہاں تو کرنسی پیپر کا ان کے پاس بندوبست ہی نہیں ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اصل اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ باڑہ مارکیٹ میں جائیں دوسری جگہ پہ جائیں تو جناب چیئرمین آپ کو محسوس ہو گا کہ فارن گڈز کتنے پڑے ہیں۔ سگریٹ کتنے پڑے ہیں، الیکٹریکل سامان کتنا پڑا ہے۔ شیمپو، سوپ کتنے پڑے ہیں اس لئے یہ ایک بیماری لاحق ہمیں ہو گئی ہے اور اس کے بدلے میں ہم کیا لیتے ہیں اور کیا دیتے ہیں اور لینے میں کیا ہیروئین لیتے رہیں گے افیون، چرس لیتے رہیں گے اور کیا یہ کلاشنکوف ہمارا حصہ بن چکا ہے۔ اور اس طریقہ کار سے یہاں جو luxury goods آ رہی ہیں وہ ہماری ضرورت ہیں؟ وہ ہمارے لئے سود مند نہیں ہیں۔ across the boarder چونکہ it is a lengthy border اور یہ جو چیزیں امپورٹ کر رہے ہیں just to send it back to our markets اور جہاں پر سمگلنگ کی وجہ سے یہ ایک قسم کی نان سمگلنگ تھی۔ جس میں ہمارا حق ہے in agreement Article 10 is, very much indicative that we have got the part. ہم نے legal jurisdiction کے اندر Commodities which are not required by کہ یہ کون کون سی چیزوں پر قدغن لگایا ہے the Afghan Government. وہ کیا ہیں میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ Refrigerators, Air conditioners, Television and parts thereof اب بال بیرنگ کی بات ہے اتنے huge amount and number of ball bearing why are required? Where there is no assembling plant there is no manufacturing plant, heavy mechanical engineering complex, why they are required if they are not very important things, they are not very important items.

اب اس کے بعد آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ تمام انجن یہ بیرنگ، آپ اگر پشاور تشریف لے جائیں، آپ گاڑی لے جائیں ساری کی ساری تبدیل ہو جاتی ہے اور دوسری صورتحال یہ ہے۔

Soaps and shampoos, auto parts, fabric, timers and capacitors, (these are electrical goods) they are required in sophisticated machinery but there is no such plant. There is no complex of manufacturing any electrical goods.

اس کے بعد ہے

Is there any textile industry? There is no textile industry of dyes and chemicals. Dyes are required where there is a big textile industry. That is not required. They are again sent back to Pakistan in the form of sumuggling.

اس کے بعد PVC and PMC material. Polyester materialized film. black tea. except of Peco. tyres and tubes. Banaspati Ghee اب بات یہ ہے کہ what is required to Government of Afghanistan ہم بالکل خوبی سے ان کو اجازت دیتے ہیں کہ جو چیزیں ان کو ضرورت ہوتی ہے as a brother country ہم مہیا کرتے ہیں گھی کی بات ہے، گندم ہے، دوسری چیزیں ہیں گڑ ہے۔ تو گر ہے تمام چیزیں ان کی ضروریات کی ہمیں احساس ہے گورنمنٹ آف پاکستان liberally یہ سب کچھ فراہم کر رہی ہے۔ بلکہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ تیس لاکھ افغانی بھائیوں کو ہم نے ۸۷ سے یہاں رکھا ہوا ہے اپنا علاقہ دیا ہے انہیں سہولیات دی ہیں اپنی معاشرت، معیشت ان کے حوالے کی ہے اور اس کے بدلے میں گو ہمیں کلاشنکوف اور ہیروئین کچھ ملا ہے لیکن باوجود اس کے ہم نے انہیں یہ احساس بالکل نہیں ہونے دیا کہ آپ ہمارے بھائی نہیں بلکہ ہم نے احساس دلایا کہ آپ ہمارے بھائی ہیں ہم نے ان کی جدوجہد میں، ان کی جو مدد کر سکتے تھے کی ہے اب اس طریقہ کار سے ہم کسی دوسرے ملک کو اپنی معاشرتی معاشی صورت حال بگاڑنے کی اجازت نہیں دے سکتے اس لئے جو یہ آئیٹم ban کئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس اس کی justification ہے agreement میں اس کا آرٹیکل موجود ہے۔ ہمارے ملک کے لئے سود مند ہے اور میں ان سے استدعا کروں گا شہزاد گل صاحب سے کہ

(+++++) we should buy Pakistani and we should follow this rather than getting them sumuggled and imported illegally.

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب چیئرمین! (+++++) be Pakistani کے کیا معنی ہیں شہزاد گل صاحب کیا پاکستانی نہیں ہیں؟ جناب چیئرمین! مجھے اجازت دیجئے۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب والا! یہ (+++++) کے کیا معنی ہیں؟ کیا

(بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا)

شہزاد گل پاکستانی نہیں ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔جی میں کہتا ہوں ہمیں چاہئیے میں اپنے لئے کہہ رہا ہوں ۔ میں اس کو نہیں کہہ رہا۔

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔ ان کے دل میں جو چور ہے جو گیدڑ ہے اس کا اظہار کرتے ہیں ۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا (++++++) میں نے اپنے لئے کہا ہے ۔

(آوازیں)

جناب چیئرمین ! آپ ہی وضاحت کر دیں ناں کہ یہ کا کیا مطلب ہے buy pakistani تو سمجھ آ گئی [★★★★] کا کیا مطلب ہوا ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ یہ تو میاں نواز شریف۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ! یہ ایک سیدھی بات ہے ۔دیکھیں ناں ڈاکٹر صاحب ان کو یہ کہنا کہ آپ پاکستانی بن جائیں ۔ کیا یہ پاکستانی نہیں ہیں؛ آپ وضاحت کر دیں ناں ۔

جناب شہزاد گل ۔ یعنی کیا میں پاکستانی نہیں ہوں کیا میں سینٹ کا ممبر نہیں ہوں ؟ کیا میں نے حلف نہیں اٹھایا ہے ؟

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I have been to India this is not a bad thing .They have written on every whine bottle . Be Indian , buy Indian and we say [++++++++++]

جناب چیئرمین ۔ کیا مطلب ہے اس کا ؟

we Pakistani [+++++++++++++++]

(بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس کا مطلب یہ ہے میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ کیا مطلب ہے اس کا وضاحت کر دیں ناں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ Let me clear it up اجمل صاحب اگر مجھے اجازت دیں تو میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو اگر دکھ پہنچا ہے تو بات یہ ہے کہ

جناب شہزاد گل ۔ یہ Be Pakistani کے الفاظ واپس لیں یہ کیا ہے ؟

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔جناب والا ! میں اس سے زیادہ اس کو clear کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ buy Pakistani تو سمجھ آگئی ناں [++++++++] اس context میں relevant کہ It is not relevant you can say نہیں ہے یہ ----

جناب شہزاد گل ۔جناب چیئرمین ! اگر ان کی نظر میں میں پاکستانی نہیں ہوں تو میں باہر چلا جاؤں گا ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ یہ تو علیحدہ بات ہے کہ(++++) میں نے بات یہ کی ہے بات سمجھنے کی ہے ۔ کہ ---

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔ جناب چیئرمین ۔ اس کو روکئے ۔

جناب چیئرمین ۔ I will expunge یہ جو ہے ناں یہ پاکستانی یہ [++++++++] as replied to the Senators These are expunged . ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب بیٹھ جائیں expunge وہ please کر دیتا ہوں ۔ جی ڈاکٹر شہزاد گل صاحب ان کے بیان کے بعد آپ کیا کہنا چاہیں گے ؟

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا! میں گزارش کر رہا ہوں کہ افغانستان جو ہے اس کی سرحدیں مختلف ممالک کے ساتھ لگی ہوئی ہیں ۔

بحکم جناب چیئرمین الفاظ حذف کیے گئے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ جو فرما رہے ہیں بنیادی طور پر جی کہ یہ بہت سارا مال وہاں جا کر واپس آ جاتا ہے۔

جناب شہزاد گل۔ یہ تو حکومت کی کمزوری ہے کہ حکومت سمگلنگ کو نہیں روک سکتی۔ اور یہ حکومت کی کمزوری ہے کہ وہ اپنے بارڈر کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ اس میں دوسرے ملک کا یعنی جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ سنگا پور ایک ملک ہے، سنگاپور میں پوری دنیا کے ممالک سے، جاپان سے، چین سے، تائیوان سے، ہر طرف سے وہاں پر مال آتا ہے۔ اور پھر وہی مال سنگا پور اور دوسرے ملکوں کو امپورٹ کرتا ہے۔ یعنی آپ نے خود دیکھا ہے ایسے بہت سے ممالک ہیں کہ ان کو اپنی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اپنی معیشت بر قرار رکھنے کے لئے وہ اور ملکوں سے سامان امپورٹ کرتے ہیں پھر وہ آگے دوسرے ملکوں کو ایکسپورٹ کرتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بہت سے ممالک کی مثالیں موجود ہیں۔ اور اسی طرح افغانستان کی سرحدیں بھی وسطی ایشیا میں کئی ممالک کے ساتھ ملتی ہیں۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ یہ اشیاء پاکستان واپس بھیجتا ہے یا دوسرے ممالک میں وہ ایکسپورٹ کرتے ہیں۔ یا دوسرے ممالک کے ساتھ ان کے معاہدے ہوں گے؟ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب والا دوسری بات، یہ جو چار container یعنی جن میں یہ چار اشیاء تھیں اور وہ پکڑے گئے اور ان کو روکا گیا تو پھر ان کے متعلق حکومت نے اعلان کیا کہ اس پر ہم نے کسٹم ڈیوٹی معاف کر دی۔ کیوں معاف کردی؟ پھر اس مال کو کیوں جانے دیا گیا؟ پھر یہ اس بات کی وضاحت کریں کہ اس مال کو جو کراچی میں پکڑا گیا تھا، پھر اس کو کیوں چھوڑا گیا؟ اس کی کیا وجوہات تھیں؟

جناب چیئرمین۔ دوسری بات شہزاد گل صاحب یہ ہے کہ معاملہ اہم ہے لیکن یہ پالیسی ایشو ہے حکومت کی پالیسی سے متعلق ہے اور جو adjuournment motion وہ پالیسی ایشو کے بارے میں ہو large policy issues ہوتے ہیں۔ ان پر discuss نہیں کی جاتی۔ اس کو کمیٹی میں discuss کر لیں یا اور طریقے سے کر لیں adjournment ہوتا ہے ناں ایک specific کوئی چیز ہوگی کبھی ایسا معاملہ ہو گیا کہ اس کو discuss نہ کریں تو جیسے کہتے ہیں ناں کہ پہاڑ گر جائے گا۔۔ تو یہ ایسا معاملہ تو نہیں ہے۔ پالیسی ایشو ہے اور وقت بھی گزر گیا ہے۔

جناب شہزاد گل - آپ کی بات میں سمجھتا ہوں لیکن حکومت اپنی پالیسی اس ہاؤس کے سامنے اور قوم کے سامنے تو رکھے ناں کچھ تو پالیسیاں جو حکومت کی ہیں وہ تو سامنے آ جائیں ناں کہ حکومت کی کیا پالیسیاں ہیں اب دو ممالک ہیں ---اور افغانستان میں ہم اپنے لئے خود حالات خراب کر رہے ہیں وہاں خود بھی لڑائی جاری ہے اور خانہ جنگی ہو رہی ہے اور ہم بھی اپنی طرف سے حالات کو مزید خراب کر رہے ہیں اس طرح ہم کہتے ہیں کہ ہم افغانستان کی امداد کر رہے ہیں ہم تو اپنے وسائل سے ان کی امداد کر رہے ہیں لیکن یہ جو بیرونی ممالک سے جو تجارت ہے اب اس پر بھی قدغن لگا دیں اور اس میں رکاوٹ ڈال دیں تو پھر افغانستان کی معیشت ہم خود ہی تباہ کریں گے۔ اور ان کو چاہیئے کہ اپنی بارڈر کی حفاظت کریں تاکہ اسمگلنگ نہ ہو۔ یہ تو حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہماری تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: تو بات یہ ہوئی کہ ہے۔ بڑا اہم مسئلہ لیکن کیونکہ policy issue ہے تو مناسب ہے کہ اس کو آپ کمیٹی میں take up کر لیں۔

FURTHER DISCUSSION ON LAW AND ORDER SITUATION IN KARACHI

جناب چیئرمین- بس کافی ہے ڈاکٹر صاحب۔ matter is over, finished, disposed of تو اس میں اب کیا آپ کہتے ہیں؟ دوسرا یہ ہے جی کہ now half an hour is over, so that bring us to the end of the adjournment motion. The next item on the agenda is item No 2. regarding discussion on Karachi اس میں کل تقریر کس نے کی تھی؟ آفتاب شیخ صاحب نے مکمل کر لی ہے؟ کر رہے ہیں اچھا۔ آفتاب شیخ صاحب کدھر ہیں؟ جی آیئے آفتاب صاحب۔ جی آپ کی باری ہے لیکن آپ خاصہ وقت لے بھی چکے ہیں۔ اب کتنا اور آپ کو چاہیئے ہو گا؟

جناب آفتاب احمد شیخ: میں نے کل پندرہ منٹ لئے ہیں جناب۔

جناب چیئرمین: چلیں پندرہ منٹ لئے ہیں تو پندرہ اور آپ کو مل گئے۔ اب وہ

کہتے ہیں پندرہ تو پھر پندرہ ماننا پڑے گا۔ نہیں اگر ایک شریف آدمی کہے کہ جی میں پندرہ منٹ بولا ہوں تو میں کیسے کہوں گا کہ نہیں بولا۔ گو ان کا ہر ایک منٹ دو کے برابر ہوتا ہے۔ لیکن آج پورے پندرہ ہی ہوں گے۔ یہ گھڑی شروع کردی ہے میں نے آپ کے لئے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب چیئرمین! مجھے صوبے کی demand کا جواب دینا ہے۔ کئی ایک باتوں کا جواب دینا ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کراچی میں مسائل جو ہیں ان مسائل کی ---جناب وہ کانفرنس ختم کرادیں۔

جناب چیئرمین۔ جی اعتزاز صاحب۔ آپ کی کانفرنس سے وہ پریشان ہو رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب اس طرح دو منٹ ہوگئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی چلیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ صورت حال کراچی کے اندر پیش کیوں آئی ہے۔ یہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ اس کے پس منظر میں جانے کی ضرورت ہے کہ کراچی کے حالات بگڑے کیوں ہیں؟ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کراچی کی 28 صوبائی سیٹیں ہیں۔ 28 میں سے 22 ہماری پارٹی نے جیتی ہیں۔1993 کے الیکشن میں کوئی کسی قسم کا شک نہیں ہے کہ یہ الیکشن unfair تھا یا بندوق رکھ کر ہوا۔ کچھ نہیں ہوا۔ اس fair الیکشن میں ہم نے 22 سیٹیں جیتیں اور باقی 6 سیٹیں پیپلز پارٹی نے کراچی شہر سے جیتیں۔ جناب چیئرمین! جو دونوں پارٹیوں کے کراچی سے valid ووٹ ہیں۔ valid votes ہم نے آٹھ لاکھ بارہ ہزار ایک سو چھیاسی لئے۔ تمام کے تمام 28 سیٹوں پر candidate ہم نے کھڑے کئے۔ 22 جیتیں اور 6 ہم نے ہاریں۔ ٹوٹل ووٹ جو ہمیں پول ہوئے وہ آٹھ لاکھ بارہ ہزار ایک سو چھیاسی۔ پیپلز پارٹی نے بھی یہی صورت حال اختیار کی۔ ان کے بھی 28 candidate کھڑے ہوئے لیکن 6 جیتے اور ٹوٹل ووٹ تمام 28 سیٹوں پر پیپلز پارٹی نے جو پول کئے valid votes وہ دو لاکھ چوبیس ہزار نو سو پچیس یعنی یہ ان کا entitlement بتا رہا ہوں آپ کو کہ یہ ان کا entitlement ہے۔ اس سے پہلے آئیے۔ جناب والا! اس سے پہلے کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کی 220 سیٹیں تھیں۔ 220 سیٹوں میں سے 110 سیٹیں ہماری پیپلز پارٹی کی کل 20 سیٹیں تھیں، جماعت اسلامی کی بھی 20 اور پیپلز پارٹی کی بھی 20 تھیں اور باقی متفرق تھیں۔ میری

عرض یہ ہے کہ ان نتائج کے حوالے سے جو بات میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کیا پیپلز پارٹی کا حق بنتا ہے کہ حیدر آباد میں اور کراچی میں میونسپل کارپوریشن پر قبضہ کرے ! شہر کراچی میں آخری انتخابات میں آٹھ لاکھ ووٹ ہمارے اور دو لاکھ تمہارے۔ بلدیاتی انتخابات میں ۱۱۶ کونسلرز ہمارے تمہارے کل ۲۰ تھے ۔ حیدرآباد میں ۴ کی ۴ سیٹیں ہماری صوبائی اسمبلی کی اور ۴۵ میونسپل کونسلر ہمارے اور آپ کے کل ۶ تھے ۔ لیکن کارپوریشن دونوں آپ کے پاس ہیں ۔ آپ الیکشن کیوں نہیں کراتے؛ الیکشن اس لئے آپ نہیں کراتے کہ الیکشن کرانے کے بعد نتائج مختلف نہیں ہوں گے یہی نتائج آئیں گے جو آج ہیں جو میں بتا رہا ہوں آپ کو۔ لہذا انہوں نے ایک pilot کو وہاں پر بٹھایا ہے۔ وہ کراچی میٹرو پولیٹن کارپوریشن کو pilot کر رہا ہے۔

محترم چیئرمین میں یہ عرض کررہا ہوں کہ یہ ناجائز arguments ہیں ۔ یہ کہنا بالکل نا جائز ہے کہ جناب census ہوگا ۔ census کے بعد انتخابات ہوں گے ۔ Alright ۔ census کے بعد جناب بلدیاتی انتخابات کرائیں ۔ کارپوریشنز واپس دیں ان کو جن کا حق ہے ۔ جو پہلے چلا رہے تھے ۔ آپ کا حق نہیں ہے۔ آپ کو نہ لوگوں نے ووٹ دیا ہے کراچی شہر سے جیسے میں نے بتایا ہے 8 لاکھ 24 ہزار اور 2 لاکھ۔۔۔۔۔۔ نہ آپ کے کونسلرز اس تعداد میں ہیں کہ آپ اخلاقی طور پر یا قانونی طور پر کارپوریشنز پر قبضہ کرکے لاکھوں، کروڑوں اور اربوں روپے اپنے جیالوں میں تقسیم کریں ۔ مختلف سکیمیں اپنی مرضی کی، اپنے پسند کے علاقوں کو choose کرکے وہاں پر نافذ کریں ۔ جناب چیئرمین ! میں عرض کروں جو اسکیمیں اس وقت under consideration ہیں کراچی کے لئے وہ ۴.۵ بلین ہیں ۔ اتنا زیادہ خرچ کراچی میں کررہے ہیں جس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں ۔وہ لوگ جنہوں نے majority لی ہے کراچی سے ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ KDA, KMC, Karachi Water and Sewerage Board, Karachi Port Trust کے فنڈز کو بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے اور کراچی کے رہنے والوں کا اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ میں نے بتایا ہے کہ آپ کی کل ۲۰ سیٹیں میٹرو پولیٹن کارپوریشن کی اور کل ۶ سیٹیں صوبائی اسمبلی کی ہیں ۔

اس کے بعد جناب والا ، میں عرض کررہا ہوں کہ Food and transport پہ subsidy جو ہیں 682.01 ملین ہیں ۔ 112 ڈویلپمنٹ سکیم ہیں ۔ ان تمام سکیموں سے 55 واٹر سپلائی سکیم ہیں ۔ 24 سیوریج کی سکیم ہیں ۔ 17 کمیونیکیشن کی سکیم ہیں ۔ یہ ساری کی ساری

سکیمیں-----۔ کراچی شہر کا جو ڈویلپمنٹ ہو رہا ہے ' جو سکیمیں نافذ کی جا رہی ہیں مخصوص علاقوں میں نافذ کی جا رہی ہیں اور جو majority علاقہ ہے ' جہاں سے لوگوں نے اکثریت حاصل کی ان کو کوئی نہیں پوچھ رہا ہے ۔ ظاہر ہے heart burning ہوئی تھی ' ہو رہی ہے ۔ اس کے علاوہ جناب چیئرمین ' آپ کراچی کے لئے کیا کر رہے ہیں ؟ ہو کیا رہا ہے جس کی وجہ سے یہ heart burning پیدا ہو رہی ہے ؟ آپ نے وہاں ملیر ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا دی ہے ۔ کراچی میں صرف ایک KDA ہے جس کے آپ نے ٹکڑے کر دیئے ہیں ۔ آپ نے ملیر ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور لیاری ڈویلپمنٹ الگ الگ بنا دی ہیں اور ان کو الگ فنڈز دے دیا ۔ KDA جو کہ پورے شہر کے لئے constitute کی گئی تھی ' وہ اتھارٹی وہی کی وہی رہ گئی ہے ۔ اس سے کیا ہوگیا ؟ آپ نے پانچواں ڈسٹرکٹ بنایا ہے کراچی میں۔ کس سے پوچھا ہے آپ نے ؟ 2 لاکھ ووٹ لینے والوں سے ' یہ 6 ممبرز آپ کے ۔ بس یا کل 20 کونسلرز ' یہی اتھارٹی ہے آپ کی ۔ یہ entitlement ہے آپ کا۔ میری عرض یہ ہے جناب چیئرمین ' کہ ایم کیو ایم حقیقی کو آپ اسلحہ دے رہے ہیں۔ ان کو آگے بڑھا رہے ہیں ۔ کراچی میں جنگ و ۔ ۔ ۔ یک سماں ہے اس میں آپ کا پورا ہاتھ ہے ۔ جو صورتحال وہاں خراب ہو رہی ہے ' ۔ ۔ کہ آپ patronise کر رہے ہیں ۔ آپ معاشی طور پر تو یہ کام کررہے ہیں جو میں نے بتایا کہ LDAاور MDA بنا دیا ہے آپ نے ' اس طرح سے KDA کو ٹکڑے کر دیا ہے آپ نے کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن پر قبضہ کر رکھا ہے آپ نے ۔ حیدر آباد میونسپل کارپوریشن پر بھی آپ نے قبضہ رکھا ہے ۔ کوئی entitlement آپ کا نہیں ہے ۔ کوئی اخلاقی ' کوئی قانونی جواز نہیں ہے آپ کا ۔ یہ سب چیزیں heart burning پیدا کررہی ہیں ۔ کراچی کے لوگ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہمارا کوئی participation نہیں ہے اس معاملہ میں ۔ ان میں sense of participation lack کرتا ہے ' تو میں وجوہات بیان کررہا ہوں کہ کراچی میں unrest کی وجوہات کیا ہیں ۔ سارے steps آپ کے یک طرفہ ہیں ۔

اس کے بعد جناب چیئرمین ! میں عرض کروں کہ اور جو باتیں آپ نے وہاں کی ہیں ' جس سے وہاں کے حالات میں بدتری پیدا ہوئی ہے بجائے کہ بہتری پیدا ہوتی ۔ اس میں ' میں بالکل مختصراً گنواؤں گا۔ انہوں نے جو اقدامات کئے ہیں وہ یہ ہیں۔ indiscriminate arrests تمام اخباروں میں آ رہا ہے ۔ گورنمنٹ jobs میں جو services ہیں کراچی Matropoliton Corporation '

کی ان کو unified grade میں ڈال دیا ہے 16 grade ہے اس سے اوپر unified grade ' اس کا مطلب یہ ہے کہ now the services are transferable to whole of the country ' یعنی یہ تمام قدم آپ نے اس لئے اٹھائے ہیں کہ ایک پوری community کو آپ side line کر دیں' ان میں صرف آپ non-participation, create کرتے چلے جائیں۔ اس کے بعد جناب والا آپ دیکھیں کہ custodian killing کتنی ہو رہی ہے' جس کی کوئی حد اور انصاف نہیں' جو پکڑا گیا' مارا گیا'

محترم چیئرمین ! بات یہ ہے کہ بندہ جب یہ جانے ' اس کو یہ پتا ہو کہ بھائی میں پکڑا گیا تو زندہ واپس نہیں آؤں گا ' تو جب وہ پکڑا جائے گا اس کو پتا ہے کہ مقابلہ کروں گا ' بات کو آخری حد تک پہنچاؤ کیونکہ یہ مجھے نہیں چھوڑیں گے۔ میں نے کل اپنی تقریر میں یہ بات کہی تھی کہ جہاں تھپڑ مار کر بات ہو سکتی ہے وہاں اگر آپ گولی ماریں گے تو کام نہیں بنے گا ' جہاں سینے پر گولی مارنے کے بجائے اگر آپ پیر پر ماریں تو تب بھی کام نہیں بنے گا۔ اس لئے اگر آپ اپنے اس برتاؤ کو نہیں بدلیں گے تو 10 ہزار کیا ' 20 ہزار کیا' 40 ہزار پولیس بھی آپ recruit کرلیں ' کراچی شہر کی حالت نہیں سدھرے گی ' حالت تب سدھرے گی جب approachبدلے گی ' جب سوچنے کا انداز بدلے گا ' جب معاملات کو پرکھنے کا انداز بدلے گا ' آپ کارپوریشن میں بیٹھے آپ پوچھتے نہیں ہیں ' بار بار جب کوئی سوال کرتا آپ یہی کہتے ہیں census اور census پر بات آپ یوں کرتے ہیں کہ بھائی چاروں صوبے ایک اصول پر agree نہیں کرتے ' لہذا census نہیں ہو گی ۔ آپ کو قبضہ کئے ہوئے دو سال ہوگئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ آگے دو ' تین سال اور آپ چلائیں گے ' یہی census کا بہانہ کر کے ' کوئی certificate آپ کے پاس نہیں ہے' کوئی ڈگری آپ کے پاس نہیں ہے ' ان کارپوریشن پر قبضہ کرنے کے لئے۔

جناب چیئرمین! باقی جو گفتگو ہے وہ یہ کہ جیسے ایک MPA قمر منصور کو پکڑا ' اس کو lock up میں ڈال دیا ' ایک خاتون ہے جس کا نام نرگس فاطمہ ہے اس کے where about کا اب تک پتا نہیں ہے ' اس MPA کے لئے petition داخل ہوئی تو انہوں نے ہائی کورٹ میں بیان دیا کہ وہ ہماری حراست میں ہے ' کئی دنوں کے بعد اس بات کو قبول کیا۔ اس طریقہ سے جناب چیئرمین بات یہ ہے کہ یہ سب وجوہات ہیں ' انہیں سب باتوں کی وجہ سے صورتحال میں ابتری پیدا ہو رہی ہے ' تو میں صرف یہی عرض کروں گا کہ نہ آپ عورتوں کی بے عزتی کریں ' نہ

جیسے آپ کی خواتین کی بے حرمتی کریں ، نہ آپ لوگوں کو criminal custody میں ماریں ، ان کا حق ان کو دیں ، table پر بیٹھ کر معاملات کو solve کریں ، بات بالکل واضح ہو جائے گی ، کوئی ایسا نہیں یہ پاکستانی ہیں ، شروع سے پاکستانی ہیں ، ان کے آباؤاجداد نے پاکستان بنایا ، وہ پاکستان آنے ، opt کر کے آنے ، باقاعدہ services میں جو لوگ تھے انہوں نے deliberately آپشن دیا service of Pakistan کا ، وہ یہاں آنے ، ان کا deliberate, concious فیصلہ تھا ۔

کچھ باتیں اس طرف سے آئی ہیں ، میں دو دو منٹ میں ان کا جواب دینا چاہتا ہوں ، ایک فاضل مقرر نے اس طرف سے یہ بات کہی کہ چونکہ معاملہ سپریم کورٹ میں pending ہے لہذا وہ معاملہ subjudice ہے ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ law and order کا معاملہ کبھی subjudice نہیں ہوتا ، حقوق کا معاملہ کبھی subjudice نہیں ہوتا ہے ، جناب آپ معاملہ کو طے کریں ، بہانے مت ڈھونڈیں ، آپ ادھر اُدھر مت جائیں ، آپ جو کچھ کر رہے ہیں ، آپ آئینہ لے کر دیکھیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں ؛ لوگ کہتے ہیں کہ جناب MQM صوبے کی demand کرتی ہے ، MQM صوبہ بنانا چاہتی ہے ، اس بات پر بڑے بیانات اور بڑے گرم گرم بیانات آ رہے ہیں ، آپ کو یاد ہو گا ایک adjournment motion آیا تھا میرے فاضل دوست حسین شاہ راشدی نے اس طرف سے پیش کیا تھا ، کچھ اور سینیٹرز نے اس پر sign کئے تھے ، آپ نے اس adjournment motion کو out of turn, allow کردیا تھا ، گفتگو ہوئی تھی ، میں نے اس وقت بھی اپنی معروضات پیش کی تھیں اور آج بھی عرض کر رہا ہوں ۔ جناب چیئرمین بات یہ ہے کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ جب ان حالات کے پیش نظر ، MQM کی قیادت پر بڑا زبردست pressure تھا ، اتنا pressure تھا کہ لوگوں کا مطالبہ تھا کہ آپ اعلان کریں کہ ہمارا مطالبہ صوبہ ہے ، میں آپ کی اجازت سے کچھ اخبارات لایا ہوں ، ایک heading میرے اس اخبار کی ہے ، اس کی تاریخ ہے ۲۷ ستمبر ۱۹۹۴ ، یہ اخبار کہتا ہے ۔ امن بھائی امن ۔ اس کی heading اتنی bold اتنی بڑی heading ہے ۔ بھائی پڑھنے دیں بات کرنے دیں ۔ مہاجر صوبے کے حق میں ہزاروں افراد کا مظاہرہ اور ان پر لاٹھی چارج ۔ امن کی اور اس کے بعد یہ ایک اور روز کا امن ہے ۲۲ ستمبر کا یہ بھی امن ہے بھائی امن ہی ہم امن کی بات کرتے ہیں ۔ ہم امن کی بات کرتے ہیں ۔ نئے صوبے کا مطالبہ کیا جائے ۔

(مداخلت)

پہنچائیں اور پہنچا کرکے اس کو حل کروائیں۔ کراچی کے مسئلے کو حل کروانا چاہئیے ہم سب کو مل کر۔ اس لئے نہیں کہ میں کراچی کا ہوں مجھ پر ذمہ داری ہے۔ نہیں سر، سب پر جواب داری ہے۔ سب مل کر اس کو حل کریں۔ اور افہام وتفہیم کی راہ اختیار کی جائے تاکہ ہم اس معاملے کو ایک خوش اسلوبی سے اس قصے کو ختم کریں۔ جناب چیئرمین، بات یہ ہے کہ بہت کچھ کہا گیا اس پر۔ دیکھئیے جب 21 نکاتی سرکاری مطالبات آئے تو آپ imagine کیجئیے ٹیلی ویژن پر جو publicity کی گئی اس کی اور جو زبان استعمال کی گئی اس 21 نکات میں وہ صرف اور صرف یہ چاہتی تھی ہم سے کہ ہم مذاکرات کا بائیکاٹ کر دیں۔ آپ نے ٹیلی ویژن کی خبر سنی ہو تو تمام کا تمام ایک زہریلا پراپیگنڈہ الطاف گروپ، الطاف گروپ، الطاف گروپ، الطاف گروپ اور اس کے بعد وہ 21 نکات کہ تم یہ کرو تم وہ کرو تم ایسا کرو تم ویسا کرو۔ اور ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بات بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے ایک ہی بات clear ہو رہی تھی اور وہ یہ کہ یہ چاہتے ہیں کہ مذاکرات سے بائیکاٹ کریں لیکن ایم کیو ایم بائیکاٹ کرے، ہم نہیں۔ لیکن ان کی یہ سازش، یہ بدنیتی واضح ہو گئی اور ہم مذاکرات کی ٹیبل سے باہر نہیں گئے ہم وہیں بیٹھے ہوئے ہیں اور کل بھی انشاء اللہ بیٹھیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ معاملے کو حل کریں۔ لہذا یہ چارج اور ہم پر یہ الزام کہ ہم دہشت گرد ہیں یا ہم یہ چاہتے ہیں کہ بندوق کی گولی سے معاملات طے کئے جائیں یہ قطعی بے بنیاد اور غلط ہے۔ آپ سمجھئیے کہ اس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے یہ بالکل غلط سی بات ہے۔یہ صرف پراپیگنڈہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ چاہتا ہوں اب کچھ ان باتوں پر پانچ منٹ صرف کرلوں۔ کچھ ان باتوں پر آپ سے میں معروضات کروں کہ ہم کراچی میں اور کیا طریقہ کار اختیار کر رہے ہیں کہ جس سے کراچی کی صورت حال میں بہتری پیدا ہو۔ میں یہ چاہوں گا کہ حکومت پہلی فرصت میں کراچی کے قومی اسمبلی کے انتخابات کرائے، یہ ضروری ہے۔ نمبر (2) میری عرض یہ ہوگی کہ victimization کا جو عمل ہے چھاپے، گرفتاریاں، دروازے توڑنا، لوگوں کی بے عزتی کرنا، گھروں میں بغیر وارنٹ کے گھسنا، بغیر کاغذات کے۔ وہ روک دیا جائے۔ یہ غلط ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہئیے۔ ہم اس ملک کی آبادی کا ایک حصہ ہیں۔ ہم اتنے ہی patriotic ہیں محب وطن ہیں جتنا کہ کوئی اور ہے۔ لہذا یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے۔ آپ نہ کریں یہ۔ اس لئے کہ اس سے کوئی بہتر صورت حال پیدا نہیں ہوتی۔ دو (۲)۔ examine and re-examine all the cases

جتنے cases ہم پر داخل ہونے ہیں آپ مہربانی کریں - ہم یہ کہتے ہیں کہ جن cases میں evidence موجود ہے - independent evidence - یہ نہیں ہے کہ مشیر بھی پولیس والا ' recovery کرنے والا بھی پولیس والا ' eye witness بھی پولیس والا ' یہ نہیں- جن cases میں independent evidence موجود ہے heinous cases ہیں چلائیں عدالتوں میں - بالکل چلائیں ' لیکن آپ categori کریں ان cases کو - 144 دفعہ توڑی گئی - 188 کا کیس ہے کل سزا چھ مہینے ہے ' بندہ جیل میں پڑا ہوا ہے دو سال سے- بندے کا trial ہی نہیں ہو رہا -جناب چیئرمین یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے ؟ میں خود ' میرے کیس میں آج تک ایک بھی گواہ نہیں بھگتا' ایک بھی- مجھے پندرہ مہینے ہو گئے جیل میں ایک بھی گواہ نہیں بھگتا- پندرہ ماہ میں ------

(مداخلت)

سر ان کو ذرا چپ کرائیں - یہ حقائق ہیں یہ تلخیاں ہیں - پندرہ ماہ میں ایک گواہ نہیں بھگتا ہے میں پیشیوں پر بھی گیا ہوں - بھائی ٹھیک ہے کیس ہے تو کیس چلاؤ - اگر کیس ہے اور تم سمجھتے ہو کہ بڑے مہیب ہیں ' بڑے heinous ہیں بھئی شیخ نے یا اشتیاق اظہر نے یا نسرین جلیل نے بڑا پہاڑ توڑ دیا ہے' آسمان گرا دیا ہے تو بھائی کورٹ میں لے جاؤ ان کو- وہاں کیس کیوں نہیں چلاتے؟ کیا تم اس لئے کیس نہیں چلاتے ہو کہ تمہارا case stand نہیں کرے گا؟ ہم جیل میں رہیں جتنا عرصہ رہیں اتنا ہی اچھا ہے- لہذا میرا مطالبہ جناب چیئرمین یہ ہے کہ ہم cases withdraw کرانا نہیں چاہتے- لیکن ہم independent اشخاص سے جو قانون جانتے ہیں اس کا examination and re examination چاہتے ہیں اور ہم اس کا category vise division چاہتے ہیں کہ کون سے بالکل ہی simple cases ہیں- کون سے اس سے زیادہ heinous ہیں اور کون سے بہت heinous ہیں- تا کہ categories مقرر کرلیں جو بالکل simple ہیں ان کو چھوڑیں آپ جو بکواس cases ہیں بالکل' باقی آپ examine کرلیں صورت حال جیسی بھی ہے- اگر چلانا ہے تو چلائیں cases عدالتوں میں' گواہ بلائیں' cross examination . examination کریں اس کا فیصلہ کریں- لیکن پندرہ مہینے سے آپ نے ایک گواہ examine نہیں کیا'

ایک چوتھا مطالبہ جو میرا ہے جناب چیئرمین وہ یہ ہے کہ " حقیقی " پر جو آپ نے ہاتھ

رکھا ہوا ہے اس ہاتھ کو پیچھے کھینچ لیں۔ کیوں ؟ اس لئے کہ میں نے آپ کو بتایا ہے جناب چیئرمین کہ ہم نے آٹھ لاکھ چوبیس ہزار ووٹ لئے تھے ۔ اب آپ سنئیے کہ کراچی کی 14 نیشنل اسمبلی کی سیٹوں پر " حقیقی " والوں نے اپنے اپنے امیدوار کھڑے کئے تھے ۔ 69 ووٹ ایک جگہ ملے ۔ 37 ووٹ دوسری جگہ ملے ۔ 276 پھر 117, 98, 398, 64, 123, 99, 362, 912, 1588, اور سب سے زیادہ جو ہے وہ 4301 ووٹ ہیں جو لئے ہیں ایک امیدوار نے ۔ 4301 اور 1135 یہ 14 نشستوں پر ٹوٹل جو حقیقی نے ووٹ لئے تھے وہ 9579 ۔ یہ حیثیت تھی اس کی جبکہ ہمارا بائیکاٹ تھا۔ جبکہ نیشنل اسمبلی سے ہمارا بائیکاٹ تھا ہم نے حصہ نہیں لیا تھا اور میدان خالی تھا ان کے لئے۔ کہ بھئی تم لڑو ہمارے لوگ جو ہیں جو بھی لوگ تمہیں ووٹ دینا چاہتے ہیں بھلے ووٹ دے دیں۔ تو جس پر آپ نے ہاتھ رکھا ہوا ہے اس کو 9579 ووٹ ملے ہیں کل۔ اس پر سے ہاتھ اٹھا لیں۔ اسلحہ دینا بند کریں اس کو اور ان کو فیلڈ میں مت چھوڑیں مہربانی کر کے کراچی میں خون خرابہ جو ہے اس لئے ہو رہا ہے کہ آپ نے ان کو patronize کیا ہوا ہے ۔ ان کو آپ نے جدید ترین ہتھیار دیئے ہوئے ہیں ۔ یہ جگہ جگہ مار دھاڑ کر رہے ہیں ۔ پیلی ٹیکسیاں دی ہوئی ہیں اور ٹیکسیوں کے دروازے نکال کر گنیں باہر نکال کر پورے کراچی شہر میں گھوم رہے ہیں یہ لوگ تو اس لئے میری عرض یہ ہے کہ اگر حالات کو سدھارنا ہے میں عرض کروں گا کہ آپ ان کو واپس لے لیں ۔

چوتھی بات میں یہ عرض کروں گا جناب چیئرمین کہ کتنے قیدی آپ نے ٹرانسفر کئے ہیں سندھ کی مختلف جیلوں میں کراچی سے سینٹرل جیل کراچی سے یہ سب کے سب کراچی میں تھے ان کے تمام کے تمام کیسز کراچی کی عدالتوں میں ہیں۔ But they have been now transfered to sukkur, Much, Badeen اور پتہ نہیں اور کہاں کہاں بھیجا ہے انہوں نے ۔ یہ بتاتے بھی نہیں کہ کہاں کہاں بھیجا ہے اور جہاں جہاں گئے ہیں ان کو بے انتہا مارا گیا ہے۔ ان کے ساتھ زیادتیاں کی گئی ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ ان کو واپس لایا جائے۔ کراچی میں cases ہیں کراچی میں ان کا trial ہو گا اس لئے ان کو واپس لایا جائے۔ یہ Further pr e کرتا ہے کہ ان کا کیس چلانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے کیوں کہ قیدی کراچی کا ، چالان کراچی میں ہوا ، ایف آئی آر کراچی میں ، عدالت کراچی میں اور آپ لے جاتے ہیں اسے مچھ۔ کیا مقصد ہے آپ کا ؟ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ سارے قیدی واپس لائے جائیں۔ جن جن عدالتوں میں

کیس ہیں وہ چلائیں آپ ۔ پھر جو فیصلہ ہونا ہے وہ ہو جائے۔ اگر ان کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے اپیل کریں گے ہم اور اگر ان کے حق میں ہوتا ہے تو ظاہر ہے they will come out.

اس کے بعد جناب والا ! ایک مسئلہ ایک ایسی بات میں کہنے جا رہا ہوں جناب چیئرمین جو بے انتہا اہم ہے۔ ایک مسئلہ اس طرف سے اٹھا ہے ۔ بات کہی گئی ہے جواب میں دینا چاہتا ہوں۔ بات جناب چیئرمین یہ ہے کہ کراچی میں پورے پاکستان میں 3 فی صد کے حساب سے آبادی بڑھ رہی ہے۔ مگر کراچی میں 6 فی صد کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ 3 فی صد تو وہاں کی آبادی کے حساب سے ratio چل رہا ہے اور 3 فی صد وہ flow ہے migrants کا جس میں جناب والا میں نے ان کو اپنا قصہ بتایا کہ جب میں سینٹرل جیل کراچی میں قید تھا تو میں نے وہاں بنگالیوں کو دیکھا تو میں بڑا حیران ہوا۔ کہنے لگے کہ یہ لوگ ڈکیتی میں آئے ہیں ۔ برما کے رہنے والے' بنگالی' ایرانی' افغانی' بہاری کون سے لوگ نہیں ہیں کراچی میں جناب والا جو مختلف باتوں میں involve نہیں ہیں۔ کون سے لوگ نہیں ہیں کراچی میں اور اس کے علاوہ flow of population دیکھئے۔ کراچی کا جو super structure ہے سارا وہ ameneties کا وہ سارے کا سارا falsel ہو گیا ہے ختم ہو گیا ہے۔ سیوریج سسٹم ہے' پانی کی سپلائی ہے' بجلی کی سپلائی ہے' گیس کی سپلائی ہے یہ کام کر نہیں سکتا اس لئے کہ 6 فی صد کے حساب سے اگر آبادی بڑھے گی تو آپ کہاں تک کراچی شہر کی جو ضروریات ہیں وہ پوری کریں گے ۔ یہ بات کہی گئی ان کی طرف سے یہ ان کا مطالبہ ہے ۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ بھی کہتے ہیں اور feel کرتے ہیں کہ flow of persons from all other places, all other provinces should be stopped تو آپ کچھ کریں اس میں' کچھ قدم اٹھائیں اس کے سلسلے میں تاکہ کراچی کوئی تھوڑا سا کھڑا تو ہو جائے اپنے پاؤں پر ۔ نہ پانی ہے کراچی میں پورا شہریوں کے لئے' نہ بجلی ہے کراچی میں پوری شہریوں کے لئے ۔ تو یہ سب باتوں کو حل کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ بیٹھے ہوئے ہیں' کارپوریشن کو آپ نے سنبھالا ہوا ہے۔ اس لئے آپ اس بات پر غور کریں کہ migration کا جو مسئلہ ہے اس کو کیسے آپ حل کریں گے؟ تا کہ کراچی پر جو پریشر بڑھا ہوا ہے وہ پریشر تھوڑا کم ہو۔ جعلی ڈومیسائل issue کرنا بند کریں آپ۔ کراچی شہر کے لوگوں کا جو حصہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ پندرہ منٹ ہو چکے ہیں آپ کو بولتے ہوئے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر پانچ منٹ اور گھڑی دیکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے wind up کریں ۔

ملک محمد قاسم ۔ ان کو میرے حصے کے پانچ منٹ دے دیں ۔

جناب چیئرمین۔ میں یہی کر رہا ہوں۔

because he is talking relevant and he is from Karachi and he is presenting the point of view of MQM. He is representing MQM from Karachi and I think we ought to listen to him. It is his point of view. What I am saying is that he is representing a point of view of MQM and it is good that you listen to that and then...

(Interruptions)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں جناب والا کہ کراچی میں جو flow ہے آپ کوئی نظام ایسا وضع کریں جناب کہ PARC ڈومیسائل صحیح لوگوں کو issue ہو وہ لوگ جو وہاں رہتے ہیں۔ پندرہ پندرہ، بیس بیس سال سے جن کے بچے وہاں پڑھتے ہیں، بڑے ہوتے ہیں، اور انٹر پاس کرتے ہیں اس کے بعد دو سو جعلی ڈومیسائل issue کر کے آپ نے میڈیکل کالجوں میں باہر کے لوگوں کو داخلہ دیا کیوں کہ ڈی سی آپ کے ہیں issuing authority آپ کی ہے تو اس سے اتنی heart burning ہوئی کہ کئی دن تک مظاہرے ہوتے رہے چیف منسٹر ہاؤس کے سامنے اور لڑکیوں نے بھی بھوک ہڑتال کی، لڑکوں نے بھی کی مارا پولیس نے ان کو لیکن over all impact جو بنا اس کا اس شہر پر وہ اچھا نہیں بنا وہ negative بنا۔ تو یہ جعلی ڈومیسائل کا جو ایک نظام آپ نے قائم کیا ہوا ہے۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر آپ بول لیجئے گا بعد میں اب یہ تو بڑی غلط بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ اب آپ wind up کریں ناں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ wind up کر رہا ہوں ۔ تو یہ جعلی ڈومیسائل کا جو مسئلہ

کیس ہیں وہ چلائیں آپ ۔ پھر جو فیصلہ ہونا ہے وہ ہو جائے۔ اگر ان کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے اپیل کریں گے ہم اور اگر ان کے حق میں ہوتا ہے تو ظاہر ہے : they will come out.

اس کے بعد جناب والا ! ایک مسئلہ ایک ایسی بات میں کہنے جا رہا ہوں جناب چیئرمین جو بے انتہا اہم ہے۔ ایک مسئلہ اس طرف سے اٹھا ہے ۔ بات کہی گئی ہے جواب میں دینا چاہتا ہوں۔ بات جناب چیئرمین یہ ہے کہ کراچی میں پورے پاکستان میں 3 فی صد کے حساب سے آبادی بڑھ رہی ہے۔ مگر کراچی میں 6 فی صد کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ 3 فی صد تو وہاں کی آبادی کے حساب سے ratio چل رہا ہے اور 3 فی صد وہ flow ہے migrants کا جس میں جناب والا میں نے ان کو اپنا قصہ بتایا کہ جب میں سینٹرل جیل کراچی میں قید تھا تو میں نے وہاں بنگالیوں کو دیکھا تو میں بڑا حیران ہوا۔ کہنے لگے کہ یہ لوگ ڈکیتی میں آئے ہیں ۔ برما کے رہنے والے' بنگالی' ایرانی' افغانی' بہاری کون سے لوگ نہیں ہیں کراچی میں جناب والا جو مختلف باتوں میں involve نہیں ہیں۔ کون سے لوگ نہیں ہیں کراچی میں اور اس کے علاوہ flow of population دیکھئے۔ کراچی کا جو super structure ہے سارا وہ ameneties کا وہ سارے کا سارا falsel ہو گیا ہے ختم ہو گیا ہے۔ سیوریج سسٹم ہے' پانی کی سپلائی ہے' بجلی کی سپلائی ہے' گیس کی سپلائی ہے یہ کام کر نہیں سکتا اس لئے کہ 6 فی صد کے حساب سے اگر آبادی بڑھے گی تو آپ کہاں تک کراچی شہر کی جو ضروریات ہیں وہ پوری کریں گے ۔ یہ بات کہی گئی ان کی طرف سے یہ ان کا مطالبہ ہے ۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ بھی کہتے ہیں اور feel کرتے ہیں کہ flow of persons from all other places, all other provinces should be stopped تو آپ کچھ کریں اس میں' کچھ قدم اٹھائیں اس کے سلسلے میں تاکہ کراچی کوئی تھوڑا سا کھڑا تو ہو جائے اپنے پاؤں پر ۔ نہ پانی ہے کراچی میں پورا شہریوں کے لئے' نہ بجلی ہے کراچی میں پوری شہریوں کے لئے ۔ تو یہ سب باتوں کو حل کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ بیٹھے ہوئے ہیں ' کارپوریشن کو آپ نے سنبھالا ہوا ہے۔ اس لئے آپ اس بات پر غور کریں کہ migration کا جو مسئلہ ہے اس کو کیسے آپ حل کریں گے؟ تا کہ کراچی پر جو پریشر بڑھا ہوا ہے وہ پریشر تھوڑا کم ہو۔ جعلی ڈومیسائل issue کرنا بند کریں آپ۔ کراچی شہر کے لوگوں کا جو حصہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ پندرہ منٹ ہو چکے ہیں آپ کو بولتے ہوئے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر پانچ منٹ اور گھڑی دیکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے wind up کریں ۔

ملک محمد قاسم ۔ ان کو میرے حصے کے پانچ منٹ دے دیں ۔

جناب چیئرمین۔ میں یہی کر رہا ہوں۔

because he is talking relevant and he is from Karachi and he is presenting the point of view MQM. He is representing MQM from Karachi and I think we ought to listen to him. It is his point of view. What I am saying is that he is representing a point of view of MQM and it is good that you listen to that and then...

(Interruptions)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں جناب والا کہ کراچی میں جو flow ہے آپ کوئی نظام ایسا وضع کریں جناب کہ PARC ڈومیسائل صحیح لوگوں کو issue ہو وہ لوگ جو وہاں رہتے ہیں۔ پندرہ پندرہ ' بیس بیس سال سے جن کے بچے وہاں پڑھتے ہیں ' بڑے ہوتے ہیں ' اور انٹر پاس کرتے ہیں اس کے بعد دو سو جعلی ڈومیسائل issue کر کے آپ نے میڈیکل کالجوں میں باہر کے لوگوں کو داخلہ دیا کیوں کہ ڈی سی آپ کے ہیں issuing authority آپ کی ہے تو اس سے اتنی heart burning ہوئی کہ کئی دن تک مظاہرے ہوتے رہے چیف منسٹر ہاؤس کے سامنے اور لڑکیوں نے بھی بھوک ہڑتال کی' لڑکوں نے بھی کی مارا پولیس نے ان کو لیکن over all impact جو بنا اس کا اس شہر پر وہ اچھا نہیں بنا وہ negative بنا۔ تو یہ جعلی ڈومیسائل کا جو ایک نظام آپ نے قائم کیا ہوا ہے۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر آپ بول لیجئے گا بعد میں اب یہ تو بڑی غلط بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ اب آپ wind up کریں ناں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ wind up کر رہا ہوں ۔ تو یہ جعلی ڈومیسائل کا جو مسئلہ

ہے جناب والا اس پہ آپ کچھ کریں اس لئے کہ وہاں heart burning اس لئے ہے کہ آپ نے ایک نظام ایسا رائج کر رکھا ہے کہ آپ کے لوگ جو ہیں جب فنا ف ڈومیسائل issue کرتے ہیں جو بیچارے لڑکے اس قابل ہیں ان کو نہ داخلہ ملتا ہے اور نہ نوکری ملتی ہے ۔ اس سے آگے جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جیسے کہ تجویز تھی اور میں اس تجویز کی حمایت کروں گا کہ joint اجلاس بلائیں پارلیمنٹ کا۔ سب ساتھیوں نے اس کی حمایت کی ہے میں بھی اس کی حمایت کروں گا تاکہ بات کھل کر ہو' ساری پارٹیاں اس میں موجود ہوں ۔ آپ یہ کیوں چاہتے ہیں کہ صرف نیشنل اسمبلی کے ارائین پر مشتمل کمیٹی بنے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ وہاں پر کمیٹی ہے ۔ کراچی کی صورت حال پہ نیشنل اسمبلی کی کمیٹی بنائی گئی ہے ۔ یہاں پر کمیٹی کیوں نہیں بنائی گئی ؟ اس لئے یہاں کمیٹی نہیں بنائی گئی کہ چونکہ یہاں ایم کیو ایم represented ہے اور آپ جانتے ہیں کہ نیشنل اسمبلی میں ایم کیو ایم represented نہیں ہے۔ لہذا آپ نے وہاں پر debate کروائی اور وہاں پر ہی کراچی کے بارے میں کمیٹی بنا دی۔ تو میں عرض کروں گا کہ joint session بلائیں تاکہ وہاں پر کھل کر بات کی جا سکے۔ آپ ان کی سنیں ۔ ہم آپ کی سنیں گے ۔ سننے کے بعد ہم کوئی راستہ نکالیں گے۔

جناب والا ' میں یہ آخری بات کرنا چاہتا ہوں اور یہ clear کرنا چاہتاہوں کہ میاں نواز شریف صاحب پر بڑا الزام تھا کہ جب وہ کراچی آتے ہیں تو وہ جھگڑا کرواتے ہیں یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اب تو این ڈی خان صاحب نے اس بات کو اپنی statement میں admit کیا ہے کہ اپوزیشن نے اب خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ جناب والا' میاں صاحب کا یہ بیان آیا ہے کہ مذاکرات کے درمیان ہم کوئی بات نہیں کرنا چاہتے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی APC کو postpone کیا ہوا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ پہلے مذاکرات ہو جائیں یہ کسی نہج پر پہنچ جائیں ۔ ہم درمیان میں نہیں آئیں گے اور ہم مذاکرات کا راستہ نہیں روکیں گے بلکہ ہم مدد کریں گے کہ مذکرات کامیاب ہوں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان مذاکرات کو روکا جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس بار آپ نے میاں صاحب پر الزام نہیں لگایا بلکہ یہ کہا ہے کہ میاں صاحب نے یہ کام صحیح کیا ہے کہ وہ خاموش رہے ہیں۔ تو میرے کہنے کا مطلب ہے کہ یہ بات بھی clear ہونی چاہئیے اور یہ record پر آنی چاہئیے۔

اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ مارنے سے کام نہیں بنے گا بلکہ ضرورت اس بات

کی ہے کہ problems کا over all سروے کیا جائے۔ اس کے لئے لوگوں کو بٹھایا جائے اور بات چیت کرکے اس قصہ کو ختم کیا جائے۔ میں یہ بھی عرض کروں کہ جب تک یہ مذاکرات چل رہے ہیں، یہ fiery statements، یہ جذباتی statements، یہ charge sheets، یہ گالی گلوچ جو روز ٹیلیویژن پر کر رہے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ چیزیں مذاکرات کی اس فضا کو sabotage کرتی ہیں۔ یہ معاملہ کو غلط کر رہی ہیں۔ کہاں تک آپ چاہتے ہیں کہ ہم برداشت کریں؟ جناب چیئرمین! انہوں نے جو ۲۱ پوائنٹ دئے ہیں، کیا آپ نے ان کی language دیکھی ہے؟ جن الفاظ میں یہ ۲۱ پوائنٹ لکھے گئے ہیں کیا آپ نے یہ دیکھے ہیں؟ ایک طرف آپ طرف گالیاں دیتے ہیں، اس قسم کی language استعمال کر رہے ہیں، ٹیلیویژن پر آپ ہمیں گالیاں دے رہے ہیں۔ ان چیزوں کے باوجود آپ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ مذاکرات ہونے چاہئیں۔ مذاکرات ہونے چاہئیں۔ ہونے چاہئیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کا یہ انداز فکر کیا ہے؟ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ بہت مہربانی۔ مخدوم حامد رضا گیلانی صاحب absent۔ اب گجکی صاحب کی باری ہے اور ان کے بعد جتوئی صاحب کی باری ہے۔ گجکی صاحب! ارشاد فرمائیے۔

جناب منظور احمد گجکی۔ جناب والا! پچھلے چھ سالوں کے اندر کراچی کی situation یا سندھ کے حالات پر، یہ میری کوئی بارھویں تقریر ہے۔ اب ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ کراچی کی situation روز بروز ابتر ہوتی جا رہی ہے، اس میں کوئی بہتری کی پیش رفت نہیں ہو رہی۔ فوج، نواز شریف کی حکومت اور موجودہ حکومت اپنی ناکامیوں کے باوجود اپنے آپ کو کامیاب قرار دیتے ہیں اور الطاف حسین کی تنظیم کراچی میں جس شدت سے terrorism کی دلجوئی کر رہی ہے، وہ بھی اس کو deny کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ غرض یہ کہ شاید ان forces میں خلوص کی کمی ہے کہ جس کی وجہ سے کراچی کے مسئلہ کو حل کرنے کی بہتر طور پر کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔

جناب والا! یہ غریب مچھیروں کا شہر ہے جو کلاچی کے نام سے مشہور تھا، آج ایک بین الاقوامی بندر گاہ بن چکا ہے۔ یہ جل رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کراچی جلتا ہے تو سندھ جلتا ہے اور اگر سندھ جلتا ہے تو پاکستان جلتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا

ہوں کہ کراچی کے حوالے سے پوری انسانیت کا قتل و خون کیا جارہا ہے۔

جناب والا! اس کے سوا کچھ اور کہنا میرے بس میں نہیں ہے صرف یہ کہوں گا کہ

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی

یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

جناب والا، اسی ہاؤس میں میں نے اپنی پچھلی تقریر میں یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ جب تک ہم سیاسی پس منظر کی طرف نہیں جائیں گے۔ اس وقت تک ہم کسی مسئلے کو حل نہیں کرسکتے۔ جب تک ہم بنیادی تضادات کو نہیں سمجھیں گے اس وقت تک ہم کسی مسئلے کو حل کر ہی نہیں سکتے۔ مصیبت تو یہ ہے یہاں پر نہ تضادات کو سمجھتے ہیں نہ سیاسی پس منظر کی طرف کوئی جاتا ہے صرف ہوائی باتیں ہوتی ہیں۔ اور صرف بیٹھ کر ہم تقاریر کرتے ہیں اور تقاریر کے بعد ہم اپنے گھروں میں چلے جاتے ہیں۔ نہ کوئی صحیح suggestions ہوتی ہیں ہمارے پاس اور نہ ہم حکومت کو کوئی تجاویز دیتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ الزامات اور جوابی الزامات صرف یہی ہمارا کام رہ گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے معزز رکن نے بڑی خوبصورتی سے اپنے کیس کو plead کیا۔ اور اپنی تقریر میں جو کچھ جناب شیخ صاحب نے باتیں کیں وہ مکمل طور پر self contradictory تھیں یہ کہنا میرے خیال میں صحیح ہو گا کہ

انہیں یہ خوف کہ ہر بات مجھ سے کہہ ڈالی

مجھے یہ وہم کہ کوئی خاص بات باقی ہے

جناب چیئرمین! یہ بات کہنا کہ sense of deprivation ہے میرے خیال میں بلوچستان سے زیادہ sense of deprivation کہیں اور نہیں ہے۔ جناب والا! اگر sense of deprivation کی بات ہے تو اندرون سندھ کے لوگوں کا deprivation کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جناب والا پنجاب کے دیہاتوں میں اور پنجاب کے کھیتوں اور کھلیانوں میں اگر آپ دیکھیں تو آپ کو sense of deprivation ملے گا۔ احتجاج ایک جمہوری حق ہے لیکن جناب چیئرمین sense of deprivation کو بہانہ بنا کر terrorism کا حق کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔ اس حکومت کو حکومت کرنے کا حق نہیں ہے کہ جو اپنی سرزمین میں terrorism کو ختم نہ کر سکے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ کراچی میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے اس کا

پس منظر یقینا یہ نہیں ہے۔ صوبہ نہیں چاہئیے تو کیا چاہئیے؟ کچھ اور چاہئیے کیا؟

جناب والا جتنے بھی اخبارات میں ریکارڈز اور مختلف تقاریر اور انٹرویوز ہیں ۔ میں صرف "INDIA TODAY" کے دو سوالات کے جوابات جو درج ہیں وہ پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں۔ پھر آپ کو اور اس ہاؤس کو اور اس ملک کے عوام کو اس کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ لوگ کتنے پانی میں ہیں۔

جناب چیئرمین ! ایک سوال ہے کہ How do you look back on partition جواب

الطاف صاحب کا یہ ہے جناب والا!

The Hindus and Muslims were fighting for independence to the others but the Britishers creat d a gulf between them. The leaders of Hindus as well as the Muslims are to blame for this only they had accepted each other's stance as right. The Hindus Muslims, Sikhs and all the others would have continued living together as they have done for centuries. There would have been no relevance of the' two nation theory' and India would not have been divided. Gandhi did not want India's division. He wanted all religions to get together. But there were some biased Hindu leaders, the point is what had to happen. Our ancestors suffered migration and the curse has stayed with us.

دوسرے جواب میں جناب والا کہتے ہیں کہ question ہے کہ

Has the 'two nation theory' been successful? Today the theory has become the but of jokes. Pakistan was made in the name of Islam but two and a half lac Urdu speaking Pakistanis, the so called Beharis, who did not support the Bengali Independence Movement and were victimized have been waiting to return to Pakistan since the fall of Dhaka. Many of these people lost their fathers defending Pakistan's integrity. Our country leaders shed tears over Muslims wherever they are victimized. But they have no time for their own people who defended the 'two nation theory' and Muhajir in have been victimized politically

and economicall.. Are you surprised that people laugh at the theory.

جناب والا ایک جگہ کہتے ہیں ۔ "

we have power, we will crush them on just as in 1971 that they do not accept the popular mandate today They are not accepting the mandate given by the millions of MQM I am warning Pakistani Authorities again and again, don't push the Muhajir in complete to the wall otherwise 1971 will be repeated

جناب چیئرمین ! بات یہی ہے last والی ۔ یہ کہنا کہ 28 seats میں سے 22 seats ہم جیتے ہیں یقینا" آپ نے 22 seats دو تین الیکشن میں جیتی ہیں ۔ لیکن جناب چیئرمین یہ واحد شہر ہے کہ جنرل ضیاء نے صرف اس شہر کے حلقہ انتخاب کو تبدیل کیا آج اگر آپ اس کو reconstitute کریں تو میں دعوی کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایم کیو ایم اتنی سیٹیں نہیں جیت سکتی ۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ اس وقت سندھیوں کو بیلنس کرنا تھا ضیاء الحق نے ۔ یہ اس وقت کیا گیا کہ Sindhi speaking and Urdu speaking کے درمیان ایک خلیج حائل کی جائے ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ایم آر ڈی کی تحریک میں اور اس کے بعد جب 83 میں لوگوں کو سڑکوں پر قتل کیا گیا ۔ ڈاکٹر غفار جتوئی صاحب گواہ ہیں ان ہی کے علاقے کی باتیں ہیں یہ کہ ایم آر ڈی میں لوگوں نے روڈ جام کئے اور روڈ پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے اس کے بعد they created all these things جناب چیئرمین آج یہ کہتے ہیں کہ حقیقی کو support کرنا چھوڑ دیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ حقیقی کی اور آپ کی creation کس کی ہے ۔ آپ کی creation بھی ضیاء الحق کی ہے ان سیکورٹی اداروں کی ہے اور حقیقی کی creation بھی ان اداروں کی ہے ۔ آپ ان سے بہتر نہیں ہیں وہ آپ سے بہتر نہیں ہیں ۔ اور جب Political Force کو سیکورٹی ایجنسی create کرتی ہیں جناب چیئرمین تو اس کے background میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اپنا رنگ اپنی اصلیت دکھاتا ہے ۔ جناب چیئرمین ! اب حقیقی اور آپ کا جھگڑا تو ہو رہا ہے ہم تو حیران ہیں کہ آج سندھی بے چارے کا مسئلہ کیا ہے ۔ آج سندھی تو picture میں موجود ہی نہیں ہے ۔ آپ آپس میں لڑ رہے ہیں آپ ایک میز پر بیٹھ جائیں اور اپنا تصفیہ کر لیں ۔ اپنے اختلافات ختم کر لیں ۔ درمیان میں آپ کونسے سسٹم کو لا رہے ہیں سندھی فلاں فلاں میں ثابت کرسکتا ہوں اعداد و شمار سے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میرے پاس بنڈل ہیں اعداد و شمار کے کہ اس وقت بھی سندھ کے کونے سے سندھ اربن

میجانی میں اس وقت سندھ رورل کی نسبت ۔ رورل ایریا میں appointments کم ہیں یہ الگ بات ہے کہ موجودہ حکومت نے کچھ لوگوں کو appoint کیا ہے ۔ لیکن جتنا ہم نے ریکارڈ اس اسمبلی کی وساطت سے سیکرٹریٹ کی وساطت سے ہم نے سوالات کے ذریعے سے اکٹھا کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سندھ داخلی جو ہے جب کہ اس کا percentage بقول ان کے 60% ہے وہ 30% سے زیادہ نہیں ہیں باقی 70% سارا شہری آبادی کے پاس ہے ۔ جناب والا کیا اس لئے آپ اس ملک کے سب سے بڑے شہر

Mr. Chairman: The House adjourned for fifteen minutes

(نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ زیر صدارت جناب چیئرمین (جناب وسیم سجاد) شروع کی گئی ۔)

جناب چیئرمین۔ نہ جی آج تو خوب ہے ایک راشدی صاحب اور ایک ڈاکٹر صاحب۔ جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ سر آنے دیں جی ان کو دیواروں سے باتیں---

جناب چیئرمین۔ آپ نے جو شعر پڑھا تھا میرا خیال ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی

یہ گھر جو بہہ رہا ہے۔ (جل رہا نہیں بہہ رہا ہے)

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں جی یہاں جل رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں وہ بہہ رہا ہے ناں۔ گھر بہہ رہا ہے۔ آنکھ سے آنسو نکل رہے ہیں۔ بہہ رہا ہے ناں؟

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں سر جل رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی جل کیسے ؟ وہ پھر شعر نہیں بنتا ٹھیک۔ یعنی اگر گھر جل رہا ہے تو پھر آنکھوں میں سے جو آنسو نکل رہے ہیں مطلب تو یہ ہے کہ آنکھوں میں سے جو آنسو نکل رہے ہیں۔ اس سے گھر بھی بہہ رہا ہے ناں اس کا؟

سیدحسین شاہ راشدی۔ وہ شاعر کی طرف سے مبالغہ آرائی ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے آنسوؤں سے بھی آگ نکل رہی ہو----

جناب منظور احمد گچکی۔ آنکھ سے دھوئیں سے جی----

جناب چیئرمین۔ آنسوؤں سے تو آگ بجھتی ہے---

سیدحسین شاہ راشدی۔ سر مبالغہ آرائی میں تو----

جناب چیئرمین۔ بہرحال یہ تو کوئی اردو دان ہو تو وہی بتائے گا کہ اصلی شعر کیا ہے۔

سیدحسین شاہ راشدی۔ سر ویسے درست تو آپ نے فرمایا۔

جناب چیئرمین۔ اشتیاق صاحب آپ کو پتہ ہو گا اصلی شعر کیا ہے؟

جناب منظور احمد گچکی۔ اشتیاق صاحب کو تو شعر آتا ہی نہیں ہے۔

سیدحسین شاہ راشدی۔ نہ نہ شاعر ہیں۔ بڑا سخن ور آدمی ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے یہ گھر مجھے یاد ہے قاضی لطیف صاحب نے یہ شعر ... اس سے مجھے یاد ہے--- یہ گھر جو بہہ رہا ہے--

جناب منظور احمد گچکی۔ یہ گھر جو جل رہا ہے۔

سیدحسین شاہ راشدی۔ ویسے ہے بہہ--

جناب چیئرمین۔ بہہ رہا ہے؟

سیدحسین شاہ راشدی۔ جی۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر آپ کیوں اصرار کر رہے ہیں کہ جل رہا ہے۔

سیدحسین شاہ راشدی۔ میں نے کہا مبالغہ آرائی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس تمام کراچی کے problems کا جو background ہے وہ اس قدر simple نہیں ہے جیسا کہ میں نے India

Today کو quote کیا اور آپ نے دیکھا بھی ہو گا interview آپ کے سامنے سے گزرا بھی ہو گا۔ اور آپ نے پڑھ بھی لیا ہو گا۔ اس میں ایک suggestion South East Asia کی confideration کی بھی ہے۔ جناب چیئرمین! میرے معزز ساتھی نے کراچی میونسپلٹی اور حیدرآباد میونسپلٹی کے بارے میں بات کی کہ elected لوگوں کو برطرف کر کے non elected لوگوں کو لایا گیا۔ میرے خیال میں بات ان کی صحیح ہے۔ جہاں تک نیشنل اسمبلی کا مسئلہ ہے ان کے سیشن کا کہ جی قومی اسمبلی کے انتخابات کراچی میں کرانے جائیں میرے خیال میں یہ تو اب پچھتاوے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ یہ بالکل وہی مثال ہے۔ الیکشن ہونے۔ contest کرنا چاہیے تھا انہیں پہلے اگر کسی force یا کسی قوت نے انہیں contest نہ کرنے دیا لیکن وہ candidates اپنے withdraw نہ کرتے۔ ہاں اگر اس جانب سے۔ اگر حزب اختلاف یہ سمجھتی ہے کہ وہاں الیکشن صحیح نہیں ہوئے تو میں suggestion دیتا ہوں پاکستان مسلم لیگ کو اور جماعت اسلامی کہ وہ اپنے candidate سے resignation لے لیں اور اگر یہ چاہیں اس جانب کے ممبران وہ بھی دے دیں تو تب جا کے الیکشن کی بات بنتی ہے لیکن بنیادی طور پر میرا stand یہ ہے کہ اگر مسلم لیگ اور جماعت اسلامی sincere ہیں اس مسئلے پر تو پہلے تو انہیں استعفے دینے چاہئیں مجھے یقین ہے کہ ان دونوں جماعتوں کے لوگ استعفے نہیں دیں گے۔

جناب والا! جب یہ کراچی ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے کرتا دھرتا تھے، میں ایک بات کہتا چلوں جناب چیئرمین، میں ان علاقوں میں انہیں لے جاؤں گا اور ان کو یہ بتاؤں گا کہ جہاں Urdu speaking area کا ختم ہوتا ہے electric poles street lights جہاں ان کی حدود ختم ہو جاتی ہے وہیں سے روک گئی۔ یعنی یہ discrimination ہے کہ ایک شہر میں اور وہ آبادی جو تین چار سو سالوں کی آبادی ہے۔ اس کو اس پورے پیریڈ میں تمام حقوق سے محروم کیا گیا۔ خاص طور پر لیاری کی بلوچ آبادی اور ملیر کی آبادی کو مکمل طور پر ignore کیا اور یہ دانستہ طور پر کیا گیا۔ وہ اس لئے کہ یہ پیپلز پارٹی کو سپورٹ کرتے ہیں۔ میری گزارش ان سے یہ ہے کہ جب آپ موجودہ حکومت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ انتخابات کے بعد ایک حکومت کی حیثیت سے تمام شہریوں کو ایک نظر سے دیکھے۔ اسی طرح وہاں کے رہنے والے بھی یہ توقع رکھتے تھے کہ آپ کراچی میں بلوچ، سندھی اور پشتون پاپولیشن کو نظرانداز نہ کرتے بلکہ جو development آپ نے اپنے علاقوں میں کی وہی development آپ ان علاقوں میں بھی کرتے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اس

ہے جناب والا! ملیر اور لیاری development authorities قائم کی گئی جو میں سمجھتا ہوں کہ بالکل صحیح ہے اس لئے کہ اگر دوبارہ الیکشن ہوتے ہیں اور یہ لوگ پھر دوبارہ اقتدار میں آجاتے ہیں تو یقیناً ان علاقوں کو وہ اسی طرح سے ignore کریں گے جس طرح وہ پہلے کئے گئے تھے۔

جناب والا! میرے ایک معزز رکن نے بڑی خوبصورتی سے اپنی تقریر میں تجاویز بھی دیں اور جماعت اسلامی کا summary of manifesto پڑھ کر سنایا قاضی صاحب نے۔ مجھے لگتا ایسا ہے کہ کراچی میں re-entry کا ایک طریقہ سے [illegible] ہیں۔ وہ جماعت کراچی میں اکھڑ چکی ہے اب وہ ہمدردیاں حاصل کر کے کراچی میں re-entry چاہتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت اسلامی نے خاص طور پر پروفیسر خورشید احمد صاحب نے جو suggestions دی ہیں۔ انہوں نے چار پوائنٹس کو stress کیا۔ نمبر ایک پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اس میں تمام مسلمانوں ان کو وہاں رہنے کا حق ہے۔ خاص طور پر کراچی کے ریفرنس میں اور پورے ملک میں چونکہ یہ debate کراچی کے ایشو پر ہو رہی ہے اس لئے خاص طور پر کراچی کے حوالے سے۔ اس وقت بھی پچیس لاکھ آدمی باہر سے کراچی میں آئے ہوئے ہیں اور بارہ لاکھ آدمی تو بھاری انڈیا سے آئے ہوئے ہیں کراچی میں۔ جناب سپیکر! میں یہ کراچی کوئی promised land ہے کیا کہ chosen people of God جو ہیں وہ یہاں آ رہے ہیں اور ان کو جس طریقے سے ------ میں ریفرنس نہیں دینا چاہتا یہ particularly ایک خطے کے بارے میں ہے۔ تو they are not chosen people of God and Karachi is not a promised land کہ جس کا جی چاہے وہ وہاں اپنے ملک سے ناراض ہو کر کراچی میں وارد ہو جائے۔

جناب والا! آج جو مسائل create کئے گئے ہیں یا جو مسائل ہیں۔ میں یہ مانتا ہوں کہ یہ influx of population کی وجہ سے ہیں۔ جس ratio سے پاپولیشن کراچی میں پہنچ رہی تھی یہ اس کی نتیجہ ہونا ہی تھا۔ جس طرح قاضی صاحب نے بھی یہ کہا کہ یہ اسلامک سٹیٹ ہے۔ تو مجھے ان سے اختلاف اس بات کا ہے۔ ---- اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ قومیتوں کی نفی لاؤ یہ تمام مسائل جو پیدا ہو گئے ہیں یہ nationalities کے حوالے سے ---- تو جناب والا! میں آج بھی اپنے اس سٹینڈ پر قائم ہوں کہ یہ مسلم ملک ہے، مسلمان ملک ہے۔ اس کے کسی بھی بانی نے اسے theocratic state کے ریفرنس کے طور پر استعمال نہیں کیا۔ ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ پاکستان جو ہے یہ theocratic state ہو گا۔ اور اگر فرض کر لیں کہ وہ کہتے ہیں (بقول ان

ہے کہ اس بنیاد پہ تھا تو جناب والا میں جماعت اسلامی کے ان لوگوں سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے creation of Pakistan کی مخالفت کیوں کی؟ میرے خیال میں ان کا یہ جواب justify نہیں ہوتا ہے۔ وہ جواز دیتے ہیں اس نعرے کو justify نہیں کرتے۔ دوسری بات جناب والا جماعت اسلامی کے معزز رکن نے کی کہ تشدد مسائل کا حل نہیں ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس region ان ممالک میں ہمیشہ تشدد کو fundamentalist start نے کیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ مسجدوں پہ ہینڈ گرینڈ پھینکنا، امام بارگاہوں میں لوگوں کا قتل کرنا یہ تشدد یہی ہوتا ہے جس کا ہمیشہ درس دیا جاتا ہے۔ دوسری بات جناب والا کہ سیاسی پارٹیوں کو مارشل لاء دور میں محروم کیا گیا۔ تو جناب چیئرمین مارشل لاء دور کے خصوصاً بعد یہی پولیٹیکل پارٹیز وزیر اور ممبر نہیں ہوتے تھے کیا ان پولیٹیکل پارٹی کے لوگ وزیر نہیں تھے۔ یقیناً وہ بھی تھے اور وہ جانتے تھے کہ سیاسی پارٹیوں کو نظر انداز کر کے ایک ادارے کو تباہ کر کے انہوں نے develop کیا اور بدقسمتی یہ ہے کہ ان پولیٹیکل پارٹیز نے جو آج اس کے دعوے دار ہیں انہوں نے اس کی negations کی ہے اور انہوں نے participate کیا ہے ان regimes میں جناب والا عوامی مینڈیٹ کی بات کی گئی ہے بدقسمتی اس ملک کی ہے کہ جب بھی کسی کو عوامی مینڈیٹ ملتا ہے تو دوسرا فریق اس کی مخالفت کرنا شروع کر دیتا ہے اور اس حد تک آگے نکل جاتا ہے کہ وہ آگے پیچھے یہ نہیں دیکھتا کہ اس کے عمل سے جمہوری اداروں کو کتنا نقصان پہنچتا ہے ملک کے وجود کو کس قدر نقصان پہنچتا ہے وہ صرف اور صرف مخالفت کا ایک پوائنٹ لے کر چلتے ہیں اور انہیں یہ احساس نہیں ہوتا کہ اگر وہ یہ تمام negative political moves کرتے ہیں اس کا result کیا ہو گا۔

جناب والا! میں اس بات پہ حیران ہوں کہ اگر negotiations ناکام ہوتے ہیں تو ہم صوبے کا ذیانہ کرتے ہیں اور اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ جی ہیومن رائٹس کمیشن اور یونائیٹڈ نیشن اور او آئی سی کو بھی اس میں ملوث کیا جاتا ہے۔ پھر اس حد تک لوگ جاتے ہیں کہ وہ انٹرنیشنل کورٹ کی بھی اپیل کرتے ہیں کہ اس کی اپیل انٹرنیشنل کورٹ میں کریں۔ میرے خیال میں جناب والا اس ملک کی عدلیہ کی اس سے بڑی ہتک ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اس ملک کی کسی ادارے پہ اعتماد نہیں ہے even عدلیہ پہ بھی اعتماد نہیں۔ آپ اگر یہ ذیانہ کرتے کہ پاکستان میں تین چار judges کا ایک ٹریبونل ہو اور اس میں ہمارے

cases کو دیکھا جانے اور میرٹ کی بنیاد پر جو غلط کیسزز ہیں ان کو ختم کیا جانے اور جو evidence کے بغیر F.I.R. غلط طریقے سے کئے ہوئے ہیں ان کو رکھا جائے میرے خیال میں اس سے زیادہ خوبصورت slogan کوئی نہیں ہوسکتا تھا لیکن بین الاقوامی اداروں کو اس میں ڈالنا اور پھر ان سے یہ ڈیمانڈ کرنا کہ جی وہ یہ کریں میرے خیال میں یہ کوئی sincerity نہیں ہے اس ملک کے ساتھ۔

جناب چیئرمین ! اب ان کا رخ MQM vs MQM کا رخ تبدیل ہو کر اب مقامی آبادیوں کی طرف بھی جانے لگا ہے۔ گزشتہ نو دن سے ، آٹھ نو دن سے مستقل وہاں کے پرانے باشندوں کو وہاں کے رہنے والوں کو تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں ۔ عثمان آباد، ملیر، اورنگی ٹاون، بلدیہ سعید آباد، بلدیہ کالونی، فقیر کالونی یہ وہ تمام علاقے ہیں جہاں پر وہاں کے بسنے والے، گوٹھوں کے رہنے والوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اور جو protest کرتے ہیں انہیں دھمکیاں دی جاتی ہیں کہ ہم آپ کو دیکھ لیں گے۔ جناب والا ! کل ہماری پارٹی کے روف ساسولی کو یہ دھمکی دی گئی کہ آپ نے مستقل دو دن سے جو statements دی ہیں کہ کسی کے گوٹھوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ اگر آپ نے یہ اپنے بیان بند نہ کئے اور یہ رویہ بند نہ کیا تو آپ کے ساتھ وہی حشر ہو گا جو ہم دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں ۔ جناب والا! یہ طریقہ نہیں ہے ۔ بندوق چلانا سب کو آتا ہے اور یہ کہنا جواب میں جناب دہلوی صاحب کا ، کہ جی قادر مگسی نے ان بلوچ آبادیوں کو بندوقیں دی ہیں ۔ جناب والا ! بندوق کسی وقت ہمارے پاس ہوتے تھے ، قادر مگسی نے اور آپ نے بندوق دیکھی ہی نہیں چلانا تو اپنی جگہ پر ہے آپ نے تو دوسرے کے کندھے پر بھی بندوق نہیں دیکھی۔ یہ دھمکی کسی اور کو دیں ۔ آپ وہاں کی مقامی آبادیوں کو نشانہ بناتے ہیں اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس طریقے سے لوگوں کو مجبور کریں گے کہ وہ surrender کریں ۔ ان کی political wishes کے سامنے جناب والا ! یہ نہیں ہوگا یہ بھول ہے آپ کی کہ آپ وہاں کی آبادی کو ذرا دھمکا کر اپنے ان عزائم کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ یہ بھی آپ بھول جاتے ہیں اور یہ بھی آپ نہیں سمجھتے کہ سندھ محبتوں کا وطن ہے ۔

جناب چیئرمین ! جب یہاں پر ریلے کے ریلے پنجاب سے نکل رہے تھے تو انہیں سٹاپ بھی کرنے نہیں دیا ۔ یقیناً وہ لوگ جو ایسٹ پنجاب سے آئے تھے وہ پنجاب میں رہے ، انہوں نے آج بھی اس دھرتی کو اپنی دھرتی سمجھا اس وطن کو اپنا وطن سمجھا آج آپ کو ان میں فرق

نظر نہیں آنے گا ۔ لیکن جس خطے نے آپ کو پناہ دی جس خطے نے اپنے پروں کے نیچے آپ کی پرورش کی اس قدر احسان فراموشی ؟ کہ آپ اس خطے کو ملیا میٹ کرنا چاہتے ہیں اس محبتوں کی دھرتی کو نفرتوں میں بدلنا چاہتے ہیں اگر آپ کر رہے ہیں یا سندھی کوئی یہی حرکت کرتا رہے تو میرے نزدیک وہ قابل مذمت ہے اس لئے جناب چیئرمین ! کہ محبتوں سے محبتیں جنم لیتی ہیں اور نفرت سے نفرتیں جنم لیتی ۔ آپ اگر یہ حرکت کرتے رہیں گے تو دوسری طرف سے آپ کو ہار نہیں پہنائیں گے ۔ اور آپ یہ بھول جائیں کہ آپ سندھ کا بٹوارہ کریں گے ۔ سندھ کے بٹوارے کے لئے اس خطے کی تمام قومیں آپ کی مخالفت کریں گی ۔ آپ نہیں جانتے کہ آپ کس قدر isolation کا شکار ہوں گے ۔ جناب چیئرمین ! جہاں تک کراچی کے لینے والوں کی grievances کا مسئلہ ہے یقیناً وہاں وہاں civic problems ہیں یقیناً وہاں پر بے روزگاری ہے لیکن کیا بے روزگاری اور مایوسی اور جگہوں میں نہیں ہے ؟

جناب چیئرمین ۔ گچکی صاحب وائنڈ اپ کریں کافی ہو گیا ہے ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جی میں وائنڈ اپ کروں گا ۔ میں جناب والا! یہ سمجھتا ہوں کہ اس بنیاد پر ---- کراچی بہت بڑا شہر ہے -- اور یہ کہنا کہ ہم کراچی کا --- قاضی صاحب نے کہا کہ کراچی کا لیڈر الطاف ہے کراچی کا لیڈر الطاف نہیں ہے ایم کیو ایم کا لیڈر الطاف ہے ۔ اور وہ مہاجروں کے پچاس فیصد کی نمائندگی کرتا ہے ۔ آپ میرے ساتھ کراچی چلیں میں مہاجروں میں سے اکثر لوگوں سے آپ کو ملاتا ہوں وہ اس تمام سیاست سے بے زار ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ ظلم اور زیادتی ہے ۔ نہ مرنے والے کو پتا ہے کہ کون اسے مارے رہا ہے اور مارنے والے کو بھی پتا نہیں ہے کہ وہ کس کو مار رہا ہے ۔ اس طریقے پر کہ آپ کلاشنکوف چلا لیتے ہیں اور ایک آدمی کے بجائے تیس چالیس چالیس آدمی ڈھیر ہو جاتے ہیں جناب چیئرمین ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح طریقہ کار نہیں ہے آپ کے problems یقیناً ہیں آپ کی مجبوریاں ہیں آپ کی civic problems ہیں آپ کے اور بھی مسئلے ہوں گے لیکن اس کا ایک سیاسی طریقہ اور سیاسی حل ہوتا ہے جناب والا ! یہ ایک امن کمیٹی ہے جس کی میں آپ کو ایک کاپی بھی دے دوں گا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مسائل کا حل اس امن کمیٹی نے دیا ہے یہ اکیس پوائنٹ اٹھارہ پوائنٹ کبھی آپ اس کو زیر کرتے ہیں کبھی وہ آپ کو زیر کرتے

ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے کوئی بات نہیں بنتی اور میں تو کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کے پاس تو one point پروگرام ہونا چاہیئے تھا' جس کو unfortunately انہوں نے ادھر ادھر کر کے اکیس پوائنٹ بنا لئے گورنمنٹ کو صرف ایک پوائنٹ دینا چاہیئے کہ کراچی میں آپ اور آپ کے ورکرز یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پاس ہتھیار ہیں اور یہ رپورٹ آج کی نہیں ہے نواز شریف کے دور میں اور بے نظیر صاحبہ کے دور میں اس وقت بھی 1988 میں جب نیشنل اسمبلی کو رپورٹ دی گئی اور میرے خیال میں شیر افگن صاحب کو یاد ہو گا کہ ایک خفیہ رپورٹ تھی جو پورے ہاؤس میں تقسیم کی گئی ۔ جناب والا ! تین لاکھ ہتھیاروں کی نشاندہی کی گئی ' تین لاکھ کلاشنکوف کی کراچی شہر میں اور 1988 کی بات ہے ۔ ہتھیار ہیں ۔ میری اس جانب کے دوستوں سے گزارش ہے اور خاص طور پر ایم کیو ایم کے دوستوں سے کہ وہ weapons surrender کریں ۔ میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ صرف ایک پوائنٹ پر negotiations کرے کہ first of all surrender your weapons اس کے بعد سیاسی طور پر آگے بڑھ سکتے ہیں ۔ یہ کیا بات ہے کہ آپ یہاں پر negotiations کر رہے ہیں ' talks کر رہے ہیں ۔ ریڈیو اور اخبارات میں ان کے خلاف پراپیگنڈہ کر رہے ہیں اور دن میں بیس آدمی مار رہے ہیں ۔ یہ میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ یہ تو سے talks ہیں یہ تو ایسے لگتا ہے کہ یہ time gain کرنے والی بات ہے تو جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ ' جب تک دونوں فریق ایک دوسرے کے ساتھ مخلص نہ ہوں جب تک ان تمام چیزوں کو جو تشدد کا باعث بنتی ہیں اگر وہ surrender نہ ہوں اس وقت تک یہ مسئلے حل نہیں ہوتے ہیں ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! ویسے تو اس مسئلے پر debate ہو رہی ہے۔ چونکہ کراچی کی صورت حال بہت تشویش ناک ہے۔ میں آپ کی اور حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ صدیق آباد گوٹھ جہاں لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں پر دو نوجوان عبدالحمید اور عبدالقیوم بری طرح تشدد اور اذیت کے ساتھ شہید کئے گئے ہیں۔ وہاں پر لوگ مکان خالی کر گئے ہیں ۔ وہاں کوئی رہائش پذیر نہیں ہے ۔ میں ابھی وہاں سے ہو کر آ رہا ہوں ۔ وہاں سے شہری نقل مکانی کر کے چلے گئے ہیں اور دہشت کا اتنا بازار گرم ہے ' خوف کا اتنا بازار گرم ہے کہ

کل رات میر بازار میں کلاشن کوفوں سے فائرنگ ہوتی رہی تو یہ جو منظم دہشت گرد ہیں ، جن کو سیاسی پارٹی کی حمایت حاصل ہے ، ایم کیو ایم کی حمایت حاصل ہے۔ وہ تربیت یافتہ ہیں اور دوسری طرف نہتے لوگ ہیں ۔ جو شہری لوگ ہیں، جو اپنی مزدوری کرتے ہیں ۔ ان کی کوئی تربیت نہیں ہے۔ یہ تربیت یافتہ مسلح دہشت گرد جو گروہوں کی شکل میں ہیں۔ ہر طرح سے منظم ہیں۔ انہوں نے ایک قسم کا بازار گرم کر رکھا ہے اور اس کی طرف سے الٹا ان کا لیڈر ہے ۔ وہ جو دو آدمیوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر شہید کیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ مزار پر شہید ہوئے ہیں ۔ وہ مزار پر جا کر شہید ہوئے ہیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ تو تقریر کر رہے ہیں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں تقریر نہیں کروں گا ۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ حکومت کو جو وہاں کے پرامن لوگ ہیں گوٹھ صدیق آباد میں ۔وہاں پر کوئی picket رکھنی چاہئیے، رینجرز کی ، پولیس کی تاکہ لوگوں کی حفاظت ہو۔ وہ لوگ کب تک اپنی خود حفاظت کریں گے۔ وفاقی حکومت توجہ دے ، سندھ حکومت توجہ دے۔ عام شہری ان دہشت گردوں کا کس طرح مقابلہ کریں گے اور ایک بات واضح ہوئی ہے کہ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم دہشت گرد نہیں ہیں۔ غریب ہیں ، مظلوم ہیں ، سیاست کرتے ہیں ۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا یہ سیاست کرتے ہیں یا دہشت گردی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوری تقریر کر جاتے ہیں ۔ پوائنٹ آف آرڈر یہ ہوتا ہے کہ کوئی پوائنٹ اٹھایا ۔ کوئی کام کی بات ہوئی تو کہہ دی ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب میں یہ کہتا ہوں کہ وہاں picket ضرور ہونی چاہئیے ۔

جناب چیئرمین۔ بس ٹھیک ہے ۔ آپ حکومت کی توجہ دلانا چاہتے ہیں توجہ دلادی۔

Dr. Abdul Ghaffar Khan Jatoi: Mr. Chairman ! I do not stand here today as an advocate of a particular partisan cause, because the crisis we are faced with today goes much beyond for consideration. Thoughtful men today all over the country are concerned and worried and rightly so, because much is at the stake. I, therefore, urge upon my colleagues on both sides to rise

above their party affiliations, transcend party considerations, party lines and be truthful servants of justice.

Sir, Sindh, the land of Saints and Sufis of love and peace since time immemorial has extended its arms and through its legendry hospitality has welcomed wave of the winds of immigrants here and offered its bounteous bow and resources to people who have come here to take shelter and refuge. by the same token, the city of Karachi, a cosmopolitan city, a metropolitan city, which today has more than 12 million people. has always welcomed in it integrated and accumulated people of different races, casts, colours, creeds and languages. And it has created a unique culture and elite of its own and these cultures have integrated in a common principle. Unfortunately, for over the last decade or more through the inefficient and incompetent handling of various governments one government after another through their mismanagements, misgovernments and mishandling of the situation, in complicity with selfish politicians have created a condition which is now threatening our very survival today. These people, these men without mercy and killers without conscience have conspired to assassinate, humanity today through aim of hit. They have, in connivance. let loose a reign of terror, death, destruction and desolation Today death stares every city and every home. No one is secured today. The city of lights is receding into darkness. Where ever you go now, particularly in the most affected areas, you will hear nothing but sobbing sisters, mourning mothers, wailing widows or wives, butchered brothers and most of these people are innocent squeesed in between the bullet of the assassin and the high handedness and state terrorism. both are to be blamed

Sir, the city, which we used to be proud of, the city which used to be called Queen of the East is now receding into darkness. As I said, the civic

services are now bogged down. You will see garbage piled up in the streets, even dead bodies, decaying bodies are piled up and no one, there, even the EDHI, people like EDHI, police and ambulances, they are not going to pick up those decaying bodies. Mandies and markets are closed, transport is at stand still, stock market is in shambles, there is flight of capital. All these things are affecting and getting worst day by day.

But this is not only one kind of violence, another kind of violence just as deadly has been taking place and still is taking place and that is the violence of political, social and economic injustices against the poor and the weak. Today the privileged and the poor people form two nations of this country governed by two different laws. The poor is caught in the way about injustices and the strong, powerful and resourceful breaks through it. These are not only the causes of violence. This kind of violence is more deadly than the violence of a gun. This is the mother of all violences.

Now, if we pause to ponder, I need not elaborate, the root causes of all these things are deprivation of the rights of the people, deprivation of their rights to rule themselves. You can see now that even a Mayor of Karachi is sent from Islamabad. Not even accountable to the Chief Minister. People are not allowed to rule themselves. They are deprived of the basic principles of democracy. Where lies the transaction, where lies the justice in this transaction? Similarly, they are deprived of the right to get jobs on merit. Men are not allowed to get the jobs that they deserve to get. All these things have led to all the carnage that we see today. Now, are we to continue with all this or to accept death just because we cannot forget the quarrels of the past? If we open the quarrels of the past, we are sure to lose the future. Hatred is written in the devil's

dictionary by the devil's disciple. I would, therefore, suggest that the Government and the Opposition people, particularly the settlers in the city of Karachi and Hyderabad should accept this reality. First of all, may I ask the Mohajir in, when does a Mohajir ceased to be a Mohajir? Is it the tenure of the time then I am the senior most Mohajir today. It is the travesty of fate that after 50 years of taking protection in Sindh, they still call themselves Mohajir.

Of course, they have legitimate grievances and they have every right to vent out their grievances but not at the cost of innocent people. Not, at the cost of the lives of the people. I suggest, if at all, they have grievances, they should vent out in a peaceful manner. Their movement should not degenerate into violence, after all, Gandhi and Martin Luther King could get rights for their own people through purely peaceful protest. That has more moral value. That can create more sympathy for them. In this way they are going to alienate their own people rather alienate the sympathy all over the country and outside the country. By the same token, I would like to point out that they are a reality, whether we like it or not, they exist there. They are in overwhelming majority in these cities. They cannot be pushed into the sea today.

The Government is well advised to accept the reality. The Government is well advised to open their eyes and ears to the voices and visions of history. They cannot push such a vast majority into the sea. People are the moving force of history. Will of the people always prevails. I, therefore, see that when they are lost in this situation, they can only bleed the city of Karachi to death which is the heart of Pakistan. Today, this carnage and this death and destruction is a dagger in the heart of Pakistan. Imports and exports take place through the city of Karachi, it is affecting directly and indirectly not only the citizens of Karachi

but all the other places where industry will come to grind a halt sooner or later.

Sir, I suggest that the two parties sit down with sincerity and honesty of purpose, because peace is a sublime human desire. Peace is a virtue of mature civilization and carnage is a curse and crime. I also beseach the honourable Prime Minister, who takes pride in calling herself an iron lady, for a change. I request that she pull back her valvet gloves and take out a real beautiful face and the hand that usually carries a rosary. And I say that the hand that helps and heals the distressed is holier than the lips that pray. I ask her to listen to the call of pity. I ask her to put a healing balm on the festering wounds of Karachi, not the statements that she gives sometimes and her people-- inflammatory statements, which act as a chilly and salt instead of the healing balm. Sir I suggest a few measures in my own humble way.

First of all, the Government should withdraw all the cases against all the respectable representatives of the Mohajir community such as Senators, MNAs and MPAs and ex-Counsellers and ex-elected people. It should forthwith announce Local Bodies elections all over the country. It should forthwith finish, once for all jobs being given on a quota system in an age of quality, we can least afford to give people jobs through nepotism and corruption, when most of the jobs today, we see, are being sold. By the same token, I will suggest that the MQM and the Government, at least, during these talks should stop inflammatory statements. They should call off violence and strike once for all. If at all these talks fail, which I hope should not, I pray they should not, then they should only express their anger or their demands through peaceful means. But let us go back to the root-causes of all these things. We have so much, in the speeches of the Prime Minister and in her manifesto about the social contract, what happened to

that contract, we still have to see the elections being held all over the country. I think, there is a dire need for revision and re-writing of the social contract between the Centre and the Provinces, between the Provinces and the Local Bodies. Because it is not only now, but in the past we have seen East Pakistan complaining for the same, which eventually, we had to lose.

Then, there was a problem of Pakhtoons. Then there was a military action in Baluchistan. Then there was a *Sindhu Desh*. Later on came the talk of *Jag Punjabi Jag*. These are the root causes, if we don't allow the people to rule themselves. We rule from the Centre and this is what we are going to end up with. Secondly, there should be social and economic justice, irrespective of the position and place of the citizens. Sir, I pray that may Almighty God give vision with courage and conviction to both the sides and help them to get us out of this morass, failing which I can foresee disasterous consequences. I see democracy's fire flickering today and if I may say so with utmost humility that we can be destitute to the simplest dictates of self-preservation. We cannot embark on a paralysing path of self-destruction. If we do not solve these problems within the rules then willy nilly other forces will be sucked in. I can see dark clouds on the horizon. I can hear rumble of the distant rounds. I can even hear echo of jack'boots and I think those forces if we do not see light of the realism they will beat us, beat the nail of reason into us. I hope and pray that during this very critical existence of this nation, we prove worthy of our existence. Pakisan is a love song. We have to sing this song together to get a beautiful tune out of it. I hope that all of us will join our hands, heads and heartsto create a Pakistan which is just peaceful according to the aspirations and the cherished desires of our forefathers. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you Dr. Sahib. Yes, Minister for Interior.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, I have just checked up with the local administration and they said that there was some fault. I think his version is correct but it has been put right two days ago, the water supply has been put right and now there is no shortage of water.

Mr. Chairman: Thank you Minister Sahib.

کیوں ربانی صاحب اور چلانا ہے یا ابھی adjourn کرنا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ کل جناب پانچ بجے تک ملتوی کر دیں۔

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet again tomorrow at 5.00 PM.

[The House then adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Monday, the 17 July, 1995]

PCPPI—4528(97) Senate—14-10-97—180.